جلد ۳۴ | ۲۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سر درد نزلہ اور کان میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۶ فروری کی اطلاع یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہت آرام ہے۔ اور طبیعت رُو بصحت ہے۔ رات کو کم خوابی کی وجہ سے بے چینی رہتی ہے۔ زخم مندمل ہو رہا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے حضرت مفتی صاحب نے حسب ذیل الفاظ اپنے ہاتھ سے لکھ کر ارسال فرمائے ہیں۔ "پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ اب بہت آرام ہے بڑی تکلیف اب یہ ہے کہ زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوا۔ پیشاب اصلی راستہ سے ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ رات کے وقت بے خوابی اور بے چینی رہتی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ چند قدم چلنا مشکل۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے"

۲۴ فروری سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں سکاؤٹ کیمپنگ ہو رہا ہے۔ جس میں درجہ ششم سے نہم تک کے طلباء شامل ہوئے جس میں طلباء کو سکاؤٹنگ کی تیاری اور متعلقہ کھیلوں وغیرہ کے متعلق مزید تربیت دی گئی۔ کیمپنگ کا آج آخری دن تھا۔ آج ہی سکول کے طلباء نے جماعت دہم کے طلباء کو ٹی پارٹی دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیحؑ کے ضعیف بندہ ہونے کا ثبوت اناجیل سے

"دیکھو اس عاجز بندے کی طرف جس کو مسیح کر کے پکارا جاتا ہے اور جسے نادان مخلوق پرستوں نے خدا سمجھ رکھا ہے۔ کہ کیسے اس نے ہر مقام میں اپنے قول و فعل سے ظاہر کر دیا۔ کہ میں ایک ضعیف اور کمزور اور ناتوان بندہ ہوں۔ اور مجھ میں ذاتی طور پر کوئی بھی خوبی نہیں۔ اور آخری اقرار جس پر ان کا خاتمہ ہوا کیسا پیارے لفظوں میں ہے۔ چنانچہ انجیل میں یوں لکھا ہے۔ کہ وہ یعنی مسیح اپنی گرفتاری کی خبر پا کر گھبرانے اور دلگیر ہونے لگا۔ اور ان سے (یعنی اپنے حواریوں سے) کہا کہ میری جان کا غم موت کا سا ہے۔ اور وہ تھوڑا آگے جا کر زمین پر گر پڑا (یعنی سجدہ کیا) اور دُعا مانگی۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے۔ اور کہا کہ اے ابا۔ اے باپ سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے۔ اس پیالہ کو مجھ سے ٹال دے۔ یعنی تو قادر مطلق ہے۔ اور میں ضعیف اور عاجز بندہ ہوں۔ تیرے ٹالنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے اور آخر ایلی ایلی لما سبقتنی کہہ کر جان دی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اب دیکھئے کہ اگرچہ دعا تو قبول نہ ہوئی۔ کیونکہ تقدیر مبرم تھی۔ ایک مسکین مخلوق کی خالق کے قطعی ارادے کے آگے کیا پیش جاتی تھی۔ مگر حضرت مسیح نے اپنی عاجزی اور بندگی کے اقرار کو نہایت تک پہنچا دیا۔ اس امید سے کہ شائد قبول ہو جائے۔ اگر انہیں پہلے سے علم ہوتا۔ کہ دعا رد کی جائیگی۔ ہرگز قبول نہیں ہوگی۔ تو وہ ساری رات برابر فجر تک اپنے بچاؤ کے لئے کیوں دعا کرتے رہتے۔ اور کیوں اپنے تئیں اور اپنے حواریوں کو بھی تقید سے اس لاحاصل مشقت میں ڈالتے۔"

"پھر ایسا ہی حضرت مسیح کی بعض پیشگوئیوں کا صحیح نہ نکلنا دراصل اسی وجہ سے تھا کہ بباعث عدم علم بر اسرار مخفیہ اجتہادی طور پر تشریح کرنے میں ان سے غلطی ہو جاتی تھی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ تم بھی (اے میرے بارہ حواریو) بارہ تختوں پر بیٹھو گے (دیکھو باب ۲۰ آیت ۲۸ متی) لیکن اسی انجیل سے ظاہر ہے کہ یہودا اسکریوطی اس تخت سے بے نصیب رہ گیا۔ اس کے کانوں نے تخت نشینی کی خبر سن لی۔ مگر تخت پر بیٹھنا اسے نصیب نہ ہوا اب راستی اور سچائی سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کو اس شخص کے مرتد اور بد عاقبت ہونے کا پہلے سے علم ہوتا۔ تو کیوں اسکو تخت نشینی کی جھوٹی خوشخبری سناتے۔ ایسا ہی ایک مرتبہ آپ ایک انجیر کا درخت دور سے دیکھ کر انجیر کھانے کی نیت سے اسکی طرف گئے۔ مگر جا کر جو دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ اسپر ایک بھی انجیر نہیں۔ تو آپ بہت ناراض ہوئے اور غصہ کی حالت

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جلد ۳۴ | ۲۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ ۳/۴ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سردرد نزلہ اور کان میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۷ فروری کی اطلاع یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت بفضلہ تعالےٰ بہت آرام ہے۔ اور طبیعت رُو بصحت ہے۔ رات کو کم خوابی کی وجہ سے بے چینی رہتی ہے۔ زخم مندمل ہو رہا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا کریں صحت کے لئے دعا کریں۔ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے حضرت مفتی صاحب نے حسب ذیل الفاظ اپنے ہاتھ سے لکھ کر ارسال فرمائے ہیں۔ "پہلے کی نسبت بفضلہ تعالےٰ اب بہت آرام ہے بڑی تکلیف اب یہ ہے کہ زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوا۔ پیشاب اصلی راستہ سے ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ رات کے وقت بے خوابی اور بے چینی رہتی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ چند قدم چلنا مشکل۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے"

۲۴ فروری سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں سکاؤٹ کیمپنگ ہو رہا ہے۔ جس میں درجہ ششم سے نہم تک کے طلباء شامل ہوئے جس میں طلباء کو سکاؤٹنگ کی تیاری اور متعلقہ کھیلوں وغیرہ کے متعلق مزید تربیت دی گئی۔ کیمپنگ کا آج آخری دن تھا۔

آج ہی سکول کے طلباء نے جماعت دہم کے طلباء کو ٹی پارٹی دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیحؑ کے ضعیف بندہ ہونے کا ثبوت اناجیل سے

"دیکھو اس عاجز بندے کی طرف جس کو مسیح کر کے پکارا جاتا ہے اور جسے نادان مخلوق پرستوں نے خدا سمجھ رکھا ہے۔ کہ کیسے اس نے ہر مقام میں اپنے قول و فعل سے ظاہر کر دیا۔ کہ میں ایک ضعیف اور کمزور اور ناتوان بندہ ہوں۔ اور مجھ میں ذاتی طور پر کوئی بھی خوبی نہیں۔ اور آخری اقرار جس پر ان کا خاتمہ ہوا کیسا پیارے لفظوں میں ہے۔ چنانچہ انجیل میں یوں لکھا ہے۔ کہ وہ یعنی مسیح اپنی گرفتاری کی خبر پا کر گھبرانے اور دلگیر ہونے لگا۔ اور ان سے (یعنی اپنے حواریوں سے) کہا کہ میری جان کا غم موت کا سا ہے۔ اور وہ تھوڑا آگے جا کر زمین پر گر پڑا (یعنی سجدہ کیا) اور دُعا مانگی۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے۔ اور کہا کہ اے ابا۔ اے باپ سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے۔ اس پیالہ کو مجھ سے ٹال دے۔ یعنی تو قادر مطلق ہے۔ اور میں ضعیف اور عاجز بندہ ہوں۔ تیرے ٹالنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے اور آخر ایلی ایلی لما سبقتنی کہہ کر جان دی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اب دیکھئے کہ اگرچہ دعا تو قبول نہ ہوئی۔ کیونکہ تقدیر مبرم تھی۔ ایک مسکین مخلوق کی خالق کے قطعی ارادے کے آگے کیا پیش جاتی تھی۔ مگر حضرت مسیح نے اپنی عاجزی اور بندگی کے اقرار کو نہایت تک پہنچا دیا۔ اس امید سے کہ شائد قبول ہو جائے۔ اگر انہیں پہلے سے علم ہوتا۔ کہ دعا رد کی جائیگی۔ ہرگز قبول نہیں ہوگی۔ تو وہ ساری رات برابر فجر تک اپنے بچاؤ کے لئے کیوں دعا کرتے رہتے۔ اور کیوں اپنے تئیں اور اپنے حواریوں کو بھی تقید سے اس لاحاصل مشقت میں ڈالتے۔"

"پھر ایسا ہی حضرت مسیح کی بعض پیشگوئیوں کا صحیح نہ نکلنا دراصل اسی وجہ سے تھا کہ بباعث عدم علم بر اسرار مخفیہ اجتہادی طور پر تشریح کرنے میں ان سے غلطی ہو جاتی تھی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ تم بھی (اے میرے بارہ حواریو) بارہ تختوں پر بیٹھو گے (دیکھو باب ۲۰ آیت ۲۸ متی) لیکن اسی انجیل سے ظاہر ہے کہ یہودا اسکریوطی اس تخت سے بے نصیب رہ گیا۔ اس کے کانوں نے تخت نشینی کی خبر سن لی۔ مگر تخت پر بیٹھنا اسے نصیب نہ ہوا اب راستی اور سچائی سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کو اس شخص کے مرتد اور بد عاقبت ہونے کا پہلے سے علم ہوتا۔ تو کیوں اسکو تخت نشینی کی جھوٹی خوشخبری سناتے۔ ایسا ہی ایک مرتبہ آپ ایک انجیر کا درخت دور سے دیکھ کر انجیر کھانے کی نیت سے اسکی طرف گئے۔ مگر جا کر جو دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ اسپر ایک بھی انجیر نہیں۔ تو آپ بہت ناراض ہوئے اور غصہ کی حالت

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۸ ماہ تبلیغ ۲۵ھ ش

احرار کی تازہ سول نافرمانی اور بے ہودہ چیخ وپکار

(از ایڈیٹر)

پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے دوران میں ہی احرار کو چونکہ اپنی ناکامی و نامرادی کا بھیانک بھوت نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے بات بات پر لڑائی جھگڑا اور فتنہ وفساد برپا کرنے کی کوشش کی۔ لدھیانہ میں تو ایک نوجوان کو انہوں نے موت کے گھاٹ بھی اتار دیا بٹالہ کو یہ لوگ اپنا بہت بڑا گڑھ سمجھتے اور ہر قسم کی شرارت کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ الیکشن کے دوران میں یہاں مسلم لیگ اور خاص کر جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز حرکات کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں "میلاد النبیؐ" کی آڑ لے کر جلسہ کرنا اور جلوس نکالنا چاہا۔ چونکہ جلوس کے لئے حکام کی اجازت ضروری تھی۔ اسلئے احرار نے اجازت کے لئے درخواست دی۔ مگر احرار کے واحد حامی و مددگار اخبار "شہباز" کے الفاظ میں

"احرار کی قسمت میں چپہ چپہ پر ٹھوکریں کھانا لکھا ہے۔ حکام نے جلوس بند کرنے کو کہا۔ تو تن گئے۔ آخر سول نافرمانی کا نوٹس دیا۔ اور ۱۵ فروری کو جامع مسجد سے جتھوں کی صورت میں سول نافرمانی شروع ہوئی۔ شام تک دو صد احرار ورکر گرفتار ہو گئے۔" مگر گرفتاری کے بعد جیسا کہ احرار کا معمول ہے۔ سرکاری مہمان نوازی سے بہت جلد اکتا کر کسی نہ کسی طرح رہائی حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ اور اکثر حالات میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اب شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ اگر بالکل نہیں۔ تو ضمانت پر ان کو رہا کر دیا جائے۔ مگر کوئی ان سے پوچھے۔ اگر یہی ہمت اور حوصلہ تھا۔ تو کس برتے پر قانون شکنی کی تھی۔ اور کیوں "شہباز" میں بالفاظ جلی یہ اعلان کرایا تھا۔ کہ "بٹالہ میں مجلس احرار اسلام نے سول نافرمانی شروع کر دی"۔ ضمانت پر رہائی حاصل کرنا اسی حکومت کا قانون ہے۔ جس نے بلا اجازت جلوس نکالنے کی ممانعت کی۔ اس کے ایک حکم کی خلاف ورزی اور دوسرے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا احرار ایسے بے اصولے لوگوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ پھر اس مقدمہ کی پیروی کے لئے "ڈیفنس کونسل" بنانا اور پھر کوئی مسلمان وکیل احرار کی طرف سے پیش ہونا پسند نہ کرے۔ تو "لالہ الکھ دھاری صاحب ایڈووکیٹ" کو پیروی کے لئے مقرر کرنا اور بھی ستم ظریفی ہے۔

اخبار "شہباز" نے لکھا ہے۔ کہ ڈیفنس کی طرف سے درخواست ضمانت پیش کی گئی۔ عدالت نے نابالغ بچوں کو حوالات میں جاکر دیکھا۔ اور بالغ قرار دیتے ہوئے تاریخ سماعت ۹ مقرر کر دی"۔

جیسا کہ لکھا گیا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ خواہ مخواہ قانون شکنی کر کے گرفتار ہونے کا شوق پورا کیا جائے۔ درخواست ضمانت پیش کرنا انتہا درجہ کی لغویت ہے۔ لیکن اس میں یہ وجہ بیان کرنا کہ ملزمین میں نابالغ بچے بھی ہیں۔ نہایت ہی شرمناک حرکت ہے خاص کر اس صورت میں جبکہ یہ غلط بھی ہو۔ جیسا کہ عدالت نے اسے غلط قرار دیدیا۔ اس کے متعلق پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ ان نابالغوں کو سول نافرمانی کے لئے پیش ہی کیوں کیا گیا تھا۔ اور کیوں عاقل بالغ خود آگے نہ بڑھے تھے۔ پھر ایک طرف تو انہیں "مجاہدین اسلام" قرار دیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ شہباز میں ہی لکھا ہے۔ کہ "۶۲ مجاہدین اسلام بٹالہ میں میلاد النبی کے روز پولیس نے گرفتار کئے تھے"۔

کیا اسی کا نام جہاد ہے۔ اور ایسے ہی مجاہدین اسلام ہوتے ہیں۔ احرار جہاد کے معنی جب جنگ لیتے ہیں۔ تو انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اسلام نے جہاد میں [illegible] شرکت معرکہ [illegible] ضروری قرار دیا ہے۔ کہ یا تو دشمن پر فتح پاکر غازی کہلائیں۔ یا شہید ہو کر جنت کو سدھاریں۔ شکست کھا کر واپس آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر احرار غور کریں۔ وہ کہتے کیا اور کرتے کیا ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

صوبہ بنگال۔ یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی اور بمبئی کے احمدی ووٹروں کیلئے

حال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں یو۔پی ضلع بجنور سے ایک خط موصول ہوا۔ کہ ووٹ کس پارٹی کو دیئے جائیں۔ اس پر حضور نے یہ ارشاد رقم فرمایا۔ کہ

لیگ کی ہر طرح امداد کریں۔ اپنے ووٹ بھی دیں۔ اور جن جن پر اثر پڑ سکتا ہو ان کے بھی دلوائیں۔

اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی رقم فرمایا۔ کہ

بنگال۔ یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی۔ اور بمبئی وغیرہ میں ووٹ مسلم لیگ کو دیئے جائیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کا الیکشن

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کے آئندہ الیکشن کے لئے ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ لیکن غالباً آئندہ اکتوبر میں الیکشن ہوگا۔ اس کے لئے ووٹروں کی فہرست کی تیاری پٹواریوں کے سپرد ہو چکی ہے۔ جس کی آخری تاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء مقرر ہوئی ہے۔ رائے دہندگی کے لئے جن صفات کا ہونا ضروری ہے۔ وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ پورے طور پر تسلی کر لیں اور نگرانی رکھیں۔ کہ کسی ایسے دوست کا جو ووٹر بن سکتا ہو۔ نام فہرست میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ صفات یہ ہیں۔

(۱) مرد ہو۔ اور (۲) کم از کم ۲۱ سال کی عمر ہو۔ اور (۳) کسی عدالت نے اسے غیر صحیح الدماغ قرار نہ دیا ہو۔ اور (۴) ذیلدار۔ سفید پوش یا نمبردار علاقہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں ہو۔ یا پانچ روپے سالانہ معاملہ سرکاری دیتا ہو۔ یا دس روپے کا معافیدار ہو۔ یا انہیں شرائط کا موروثی ہو۔ یا انکم ٹیکس ادا کرتا ہو۔ یا ریٹائرڈ یا ڈسچارج شدہ فوجی ہو۔ یا دو روپے سالانہ حیثیتی ٹیکس دیتا ہو۔ یا چھ ایکڑ چاہی یا نہری اراضی کا کاشتکار ہو۔ یا بارہ ایکڑ بارانی اراضی کا کاشتکار ہو۔ یا دو ہزار کی مالیت کا مکان رکھتا ہو۔ یا پرائمری پاس ہو۔

مگر بہر صورت یہ ضروری ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے علاقہ میں رہائش رکھتا ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ہیڈ لائے ناظر امور عامہ ۲۷/۲/۴۶

پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے خوشکن نتائج

مسلم لیگ کے جن ۳۳ ممبران کی جماعت احمدیہ نے مختلف حلقہ جات انتخاب میں مدد کی۔ ان میں سے ۲۳ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور جو ۹ مسلمان یونینسٹ کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے چھ وہ ہیں جن کو جماعت احمدیہ نے مدد دی۔ یہ خوشکن نتیجہ جماعت کے لئے قابل مبارکباد ہے۔ آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے سیکرٹری امور عامہ کے ذریعہ سے اپنے سابقہ ووٹرز کی فہرستیں تیار کریں۔ اور جو آئندہ ووٹر ہو سکتے ہیں۔ ان کی بھی فہرستیں تیار کر کے مجھے اطلاع دیں۔ آئندہ الیکشن کی تیاری ابھی سے ہونی ضروری ہے۔ اس کے لئے ہر جماعت کے پاس ایک رجسٹر ہونا چاہیئے۔ جماعتوں نے پہلے یہ عذر پیش کیا تھا کہ ابھی فہرستیں نہیں چھپیں اس لئے وہ مطلوبہ اطلاع نہیں دے سکتیں۔ کہ کون ووٹر ہے اور کون نہیں۔ اب جبکہ الیکشن ختم ہو چکا ہے۔ ہر جگہ مطبوعہ فہرستیں موجود ہیں ان کی مدد سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہر جماعت میں کون کون ووٹر ہیں۔ اور جو آئندہ ووٹر ہو سکتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی عمر وغیرہ شرائط کے لحاظ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ کون ووٹر بننے کے قابل ہو سکتا ہے۔ اسلئے کوائف تیار کرنے میں کوئی دقت نہیں۔

(ناظر امور عامہ)

حقائق القرآن ۔ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یورپین اقوام کا خاصہ ۔ غیر اقوام کے حقوق غصب کرنا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ تطفیف کی آیت ویلٌ للمطففین الخ کی تفسیر کرتے ہوئے لفظ مطففین کے لغوی معنے بیان فرمانے کے بعد انہیں یوروپین اقوام کی حالت پر چسپاں کر کے جو حقائق بیان فرمائے ہیں۔ وہ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۲۷۶ تا صفحہ ۲۷۸ سے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حضور ویل للمطففین کے لغوی معنے تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کلمہ ویلٌ عذاب کے لئے اور دکھ کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویلٌ یعنی عذاب ہوگا دکھ ہوگا للمطففین مطففین کے لئے۔ مطففین مُطَفِّف سے جمع کا صیغہ ہے۔ اور مُطَفِّف طَفَّفَ سے اسم فاعل ہے۔ طَفَّفَ الْمِکْیَالَ کے معنے ہیں نقصہ۔ اس کو کم ماپ کر دیا۔ اور طَفَّفَ الْوَزْنَ کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ نَقَصَہٗ اس کو کم وزن کر کے دیا۔ گویا تطفیف کا لفظ کیل کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ اور وزن کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے۔ نیز کہتے ہیں طَفَّفَ علیٰ عیالہ ای قَتَّرَ عَلَیْھِمْ۔ اس نے اپنے عیال کو تنگ رزق مہیا کیا۔ اور کہتے ہیں۔ طَفَّفَ عَلَی الرَّجُلِ ای اَعْطَاہُ اَقَلَّ مِمَّا اَخَذَ مِنْہُ۔ یعنی جو کچھ اس سے لیا تھا۔ اس سے کم اس کو دیا۔ (اقرب) پس مطفف کے معنے ہونگے کسی کو وزن یا ماپ میں کم دینے والا۔

تفسیر:۔ یہ یورپین اقوام کا خاصہ ہے۔ کہ وہ غیر قوموں کے حقوق کو غصب کرنا اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ ان کی ساری سیاسی اور اقتصادی پالیسی کا بنیادی اصول یہی ہے۔ کہ غیر قوموں کے حقوق کو غصب کر لیا جائے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ایک بات فرمایا کرتے تھے۔ جس کا میری طبیعت پر بڑا گہرا اثر ہے۔ آپ فرماتے تھے دنیا میں کوئی قوم سود لیکر ذلیل ہو جاتی ہے۔ اور کوئی قوم سود دیکر ذلیل ہو جاتی ہے مگر یہ عیسائی قوم ایسی ہے۔ کہ یہ سود لے کر بھی لوٹتی ہے۔ اور سود دے کر بھی لوٹتی ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ سود لے کر لوٹنا تو ان کے بنکوں سے ظاہر ہے۔ اور سود دے کر دوسروں کو لوٹ لینے کے ذکر میں آپ اودھ کی حکومت کی مثال دیا کرتے تھے۔ بعد میں میں نے حوالے دیکھے تو آپ کی یہ بات درست معلوم ہوئی۔ کہ واقعہ میں انہوں نے اودھ کی حکومت کو سود دیکر لوٹا ہے۔ انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ کلکتہ بنک میں اگر اپنا روپیہ جمع کرا دو تو تمہیں بڑا نفع ملیگا۔ چنانچہ لوگوں نے روپیہ جمع کرانا شروع کر دیا۔ اور انہوں نے ان کو خوب سود دیا۔ یہاں تک کہ عورتوں نے اپنے زیورات بیچ بیچ کر روپیہ اس بنک میں جمع کرانا شروع کر دیا۔ اور سمجھا۔ کہ انگریز بڑے خیر خواہ ہیں۔ یہ تو ہمیں خوب منافعہ دیتے ہیں۔ جب اودھ کے بادشاہ سے انگریزوں کا اختلاف پیدا ہوا۔ اور انگریزی فوجیں لکھنؤ کی طرف بڑھنی شروع ہوئیں۔ تو امراء نے بادشاہ کو انگریزی فوج کے اس حملہ سے بالکل غافل رکھا۔ جب انگریزی فوجیں لکھنؤ کے قریب آئیں۔ تو اودھ کے تمام امراء کو نوٹس مل گیا۔ کہ اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی۔ تو تمہارا اینک میں جس قدر روپیہ ہے وہ سب ضبط کر لیا جائے گا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ خاموش بیٹھے رہے۔ اور بادشاہ کو تب پتہ لگا۔ جب انگریزی فوجیں شہر کے دروازہ پر پہونچ گئیں۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ کو غافل رکھنے کے لئے امراء نے ناچ کی تحریک کر دی تھی۔ چنانچہ وہ اسی ناچ میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ انگریزی فوجیں اس کے سر پر جا پہنچیں۔

غرض عیسائی قوم ایسی ہے۔ جس نے روپیہ لے کر بھی دوسروں کو لوٹا ہے۔ اور روپیہ دے کر بھی دوسروں کو لوٹا ہے۔ یہ صحیح معنوں میں مطفف ہیں۔ اور ہر بات میں اپنا حق فائق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر دوسروں کے حق کا سوال ہو۔ تو اس پر سو سو اعتراض کر دیتے ہیں۔ آخر یہ موٹی بات ہے۔ کہ وجہ کیا ہے۔ کہ ساری دنیا ان کے قبضہ میں آگئی۔ کونسے جائز دلائل اور معقول وجوہ تھے۔ جن کی بناء پر انہوں نے آنا بڑا تسلط حاصل کر لیا۔ کہ چین ہے تو اس میں ان کا دخل ہے۔ ہندوستان ہے تو وہاں ان کا دخل ہے۔ افغانستان ہے تو اس پر ان کا دباؤ ہے۔ اسی طرح بخارا گیا۔ اور چینی ترکستان گیا اور کاکیشیا گیا۔ اور جارجیہ گیا۔ ہر جگہ ان کا دخل ہے۔ عرب ہے تو وہاں ان کا تصرف ہے۔ ٹرکی ہے۔ تو اس کے معاملات میں ان کا دخل ہے۔ مصر ہے تو وہ ان کے قبضہ میں ہے۔ افریقہ ہے۔ تو وہ ان کے ماتحت ہے۔ آخر لوگوں نے کونسے قصور کئے تھے۔ کہ جن کی وجہ سے یہ جہاں بھی گئے۔ وہ مغلوب ہوتے گئے۔ اور یہ غالب آتے چلے گئے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ ان کی مثال بالکل اس بندر کی سی ہے۔ جو دو بلیوں کا پنیر وزن کرنے کے بہانے سے کھا گیا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ دو بلیوں نے کہیں سے پنیر کا ایک ٹکڑا چرایا۔ جس پر ان دونوں میں لڑائی ہو گئی۔ ایک کہتی تھی میں اتنا حصہ لونگی۔ دوسری کہتی تھی میں اتنا حصہ لونگی۔ آخر انہوں نے ایک بندر سے کہا۔ کہ یہ پنیر ہمیں بانٹ دو۔ بندر نے ترازو لیا۔ اور اندازاً اسے دو ٹکڑوں میں کاٹ کر الگ الگ پڑے میں رکھ دیا۔ جب اس نے ترازو کو اٹھایا۔ تو دونوں پلڑوں میں کچھ فرق پڑ گیا۔ اس پر بجائے دوسری طرف سے چھوٹا سا ٹکڑا کاٹ کر ہلکے پڑے میں رکھنے کے اس نے مونہہ مار کر بھاری ٹکڑے میں سے ایک بڑا سا ٹکڑا کاٹ لیا۔ جب دوبارہ دوسرا پلڑا جھک گیا۔ تو اس طرف سے ایک بڑا سا ٹکڑا کاٹ کر مونہہ میں ڈال لیا۔ اسی طرح وہ کبھی ایک طرف سے پنیر کا ٹکڑا کاٹ کر کھا لیتا۔ اور کبھی دوسری طرف سے۔ یہاں تک کہ بہت تھوڑا سا پنیر رہ گیا۔ اتنے میں بلیوں کو بھی سمجھ آگئی۔ کہ ہم نے یہ کیا حماقت کی۔ کہ ایک بندر کے سپرد پنیر کر دیا۔ وہ تو اسی طرح تمام پنیر کھا جائیگا۔ چنانچہ بلیوں نے کہا۔ حضور اب ہمیں پنیر عنایت فرما دیجئے ہم خود ہی بانٹ لیں گی۔ اس پر بندر نے کہا۔ اب تو صرف میری محنت کا بدلہ باقی رہ گیا۔ یہ کہہ کر اس نے پنیر کا آخری ٹکڑا بھی مونہہ میں ڈال لیا۔ یہی ان لوگوں کا حال ہے۔ جب بھی یہ کسی قوم کا کوئی معاملہ طے کرنے لگتے ہیں۔ یہی کہتے ہیں ہمارا حق اتنا بنتا ہے۔ اور اس حق پر بحث کرتے کرتے سارا ملک ہضم کر جاتے ہیں۔ اور آخر میں جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ یہی ہوتا ہے۔ کہ حق مانگنے والے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ ان کے تمام حقوق غصب کر کے ان پر قبضہ جما لیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز

"خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے مونہہ سے نکلے۔ وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔" جب ہر احمدی اس کو اپنا مقصد حیات بنا لے گا۔ اس وقت وہ کامیابی کا مونہہ دیکھے گا۔ اسی وقت وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکے گا۔ ورنہ وہ خدا سے اور اسکے دین سے دور تر ہوتا چلا جائیگا خواہ زبان سے لاکھ وعدے کرے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

بائیبل کے بتائے ہوئے نشان پورے ہو گئے

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اس کے برگزیدہ بندوں نے پہلے ہی سے جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان پیشگوئیوں کے مطابق آئے۔ اور اس طرح آپ نے پہلے انبیاء کی تصدیق کی۔ مبارک ہیں وُے جو اس برگزیدہ کے دامن سے وابستہ ہوں اور دجّال جیسی روحانیت کی دشمن تحریک سے اپنے تئیں محفوظ کریں۔

شناخت مدعی کے دو طریق

ہر ایک مدعی کی شناخت کے لئے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ اُس مدعی کو ایسے معیاروں پر پرکھا جائے۔ جنکے ذریعہ پہلے انبیاء کو سچا اور راستباز تسلیم کیا گیا ہے۔ اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اگر کسی نبی یا راستباز نے اسکی آمد کے علامات قائم کئے ہوں تو ان کی تحقیق کی جائے کہ آیا وہ اُس مدعی کی ذات میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

بائیبل کے معیار

بائیبل کی رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صدق معلوم کرنے کے لئے دونوں دروازے کھلے ہیں۔ کیونکہ بائیبل میں عام معیار بھی قائم کئے گئے ہیں۔ اور خاص وہ نشانات بھی بتائے گئے جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) پولوس کہتا ہے :۔ ”تو یہ جان رکھ کہ آخری دنوں میں بُرے وقت آئینگے۔ کیونکہ آدمی خود غرض۔ زر دوست۔ لاف زن گھمنڈی کفر کرنے والے۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر ناپاک۔ بے درد۔ کینہ ور تہمتی۔ بد پرہیز۔ بے رحم نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ بے لحاظ۔ گھمنڈ پھولنے والے۔ خدا کے چاہنے کی بہ نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے۔ اور دینداری کی صورت میں ہو کر اسکی قدرت کا انکار کرینگے۔ تو ایسوں سے دُور رہ“۔ (۲۔ تمطاؤس باب ۳ آیت ۱-۵)

یہ حضرت مسیحؑ کے اس قول کی تفسیر ہے جو انہوں نے اپنی آمد ثانی کے متعلق فرمایا ہو۔ کہ کیا ابن آدم آ کے زمین پر ایمان پائیگا؟ (لوقا ۱۸/۸)

(۲) ایک دوسری جگہ لکھا ہے۔ ”پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ۔ تاکہ تمہارے گناہ مٹا دیئے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آویں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے۔ یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ (یسوع) آسمان میں اس وقت تک رہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کریگا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اسکی سننا اور یہ ہوگا۔ کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنیگا وہ اُمت سے نیست و نابود کر دیا جائیگا۔ بلکہ سموئیل سے لیکر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کہیں ان دنوں کی خبر دی ہے“۔

(اعمال باب ۳ آیت ۱۹ - ۲۴)

(۳) یسوع خود کہتا ہے :۔ ”کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی۔ کال اور مری پڑیگی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آویں گے“۔ (متی باب ۲۴ آیت ۷)

(۴) ”ان دنوں کی مصیبت کے بعد تُرت سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی۔ تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا“۔ (متی باب ۲۴ آیت ۲۹-۳۰)

معیار پورے ہو گئے

اگر صرف ان چار حوالجات کو پیش نظر رکھ کر انصاف سے کام لیا جائے تو اس امر کے تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ موعودؑ جس کی اہل بائیبل کو انتظار تھی۔ وہ آچکا اور وہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانیؑ ہیں۔

روحانیت دنیا سے اُٹھ گئی۔ خدا تعالیٰ کی محبت سرد پڑ گئی۔ امانت و دیانت جاتی رہی اور لوگ سراسر دنیا کی طرف جھک گئے خود غرضی بڑھ گئی۔ زر دوستی کا دَور دَورہ ہو گیا اور کفر نے غلبہ حاصل کیا۔ گھمنڈیوں نے سر اٹھایا۔ کینہ اور بغض کی کوئی حد نہیں اور جس طرف دیکھو فساد ہی فساد نظر آتا ہے۔ غرض دنیا پر ایمان نہ رہا۔ اور یہی وہ زبردست نشان تھا مسیحؑ کی آمد کا۔

(Pope Benedict XV) نے سنہ ۱۹۲۰ء میں اپنے ایک لیکچر میں کہا کہ دنیا نفس پرستی کی پیاسی ہے۔ اور اس زمانہ کے لوگ سدوم اور گمورہ کی برائیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

نیو یارک کی ایک انجمن کا نام ہی Suppression of vice (بد اعمالی کی روک تھام) ہے۔ کے سیکرٹری Mr. Summer نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔

دوسرے حوالہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ اس نبی کے بعد آئیگا جس کی موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو خبر دی تھی۔ سو وہ عظیم الشان نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں (بنی اسمٰعیل) میں سے آیا۔ اس کے دشمن ہلاک ہوئے اور وہ دنیا سے کامیاب و کامران ہو کر گذر گیا اور مسیح موعودؑ آپ کے بعد تشریف لائے۔

تیسرے حوالہ میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے وقت لڑائیاں ہونگی۔ ایک قوم دوسری قوم پر اور ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر حملہ آور ہوگی۔ چنانچہ یہ سب باتیں واقع ہوئیں۔ اور ان کی صداقت میں کسی کو کوئی شبہ نہیں۔

پچھلے دنوں جو جنگ عظیم ختم ہوئی اس میں بے شمار انسانوں کی جانیں تلف ہوئیں اور ایک ایسا ہولناک منظر تھا۔ کہ تاریخ ماضی اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ کوئی ایسی قوم اور بادشاہت نہ تھی جس نے اس لڑائی میں حصہ نہ لیا۔

پچھلے دنوں بنگال میں کال نے بھی وہ غضب ڈھایا کہ الامان اور آج کل ایک عالمگیر قحط کا شدید خطرہ رونما ہو چکا ہے۔

D.T.Taylor نے اپنی کتاب ”آئندہ زلزلے“ میں زلزلوں کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ سنہ ۱ مسیحی سے سنہ ۹۰۰ مسیحی تک ۱۹۷ زلزلے آئے یعنی ۴-۵ سال میں ایک زلزلہ آیا کرتا تھا۔ مگر سنہ ۱۸۵۰ء سے لیکر ۱۸۶۸ء یعنی ۱۸ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ زلزلے آئے۔ گویا ایک سال میں دنیا پر ۲۷۷ سے زائد زلزلے آئے اور اس وقت چونکہ خدا تعالیٰ کے پیارے کی مخالفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا جوش غضب میں ہے۔ اس لئے اب تو پہلے کی نسبت بہت زیادہ اور بہت خطرناک زلزلے آرہے ہیں۔ اور اس سے کسی اہل علم کو انکار نہیں۔

چوتھے حوالے میں لکھا ہے۔ کہ سورج اور چاند کو گہن ہوگا۔ سو وہ بھی سنہ ۱۸۹۴ء میں ظہور پذیر ہو گیا۔ اگر عیسائی دوست اس کسوف کو پیشگوئی کا مصداق قرار نہ دیں تو وہ اس سے تو ہرگز انکار نہیں کر سکتے کہ وہ ۱۹ مئی سنہ ۱۷۸۰ء میں واقع ہو گیا۔ ہمارا مقصد تو یہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ اپنے بعض دیگر مسلمات کی بنا پر اسے ایک کسوف و خسوف سے مختص سمجھتے ہیں۔ اور عیسائی دوست اپنے مسلمات کی بنا پر چسپاں کرتے ہیں۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ پیشگوئی واقع ہو گئی۔ ۱۹ مئی سنہ ۱۷۸۰ء کو جو گہن ہوا وہ بھی ایک عجیب حیرت انگیز گہن تھا۔ حتّٰی کہ تاریخ میں آجتک The Dark day کے آرٹیکل کے ماتحت درج کیا جاتا ہے۔ اور عیسائی لٹریچر میں اس دن کے بعض نظارے بھی دکھائے گئے ہیں۔ (تعلیم کتاب مقدس صہ ۲۳)

ستاروں کے گرنے کی پیشگوئی بھی علیٰ وجہ الاتم پوری ہوئی۔ اور عیسائی قوم نے خود اسے تسلیم کیا۔ Christian and Advocate journal ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے :۔

”ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سارے ستارے ایک جگہ جمع ہوئے اور ایک دم بجلی کی طرح اِدھر اُدھر پراگندہ ہو گئے اور ہزاروں ہزار گرتے ہوئے نظر آئے“۔

پس یہ نشانات جو مسیح موعود کی آمد سے تعلق رکھتے تھے پورے ہوئے جس کا صحیح اور صاف نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ موعود مسیح بھی آچکا۔

مثیل مسیح کی آمد

کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسیحؑ نے تو خود آنا تھا۔ مگر اس وقت جس نے دعویٰ کیا وہ حضرت میرزا غلام احمدؑ ہیں۔ جو مثیل مسیح

ہونے کے مدعی ہیں۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بنی اسرائیل میں محاورہ ہو چکا تھا کہ وہ ایک شخص کو ایسے ناموں سے پکار لیا کرتے تھے جس سے وہ تشبیہ رکھتا ہو۔ مثلاً انجیل میں لکھا ہے:۔

"یسوع نے قیصریہ فلپی کی اطراف میں آکر اپنے شاگردوں سے پوچھا۔ کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کہ میں جو ابن آدم ہوں۔ کون ہوں؟ انہوں نے کہا کہ بعضے کہتے ہیں کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے بعض الیاس اور بعض یرمیاہ یا نبیوں سے کوئی"
(متی باب ۱۶ آیت ۱۳ - ۱۴)

اب دیکھو لوگ یسوع کو یوحنا اور یرمیاہ اور الیاس کے نام سے پکارتے تھے۔ حالانکہ یہ انبیاء یسوع سے بالکل الگ تھے اور مؤخر الذکر دو نبی تو بہت عرصہ پہلے گذر چکے تھے۔ اسی طرح ملاکی کی کتاب میں لکھا ہے:۔

"دیکھو خدا وند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا۔" (باب ۴ آیت ۵) یہ وہی ایلیا ہے جس کی نسبت (۲۔ سلاطین باب ۲ آیت ۱۱ میں لکھا ہے کہ:۔

"وہ بگولے میں آسمان پر چلا گیا۔"

جب حضرت مسیح تشریف لائے تو لوگوں نے پوچھا کہ وہ ایلیا جو مسیحؑ سے پہلے آنے والا تھا کہاں ہے؟ تو یسوع نے کہا کہ "ایلیاس تو آچکا۔ لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ تب شاگردوں نے سمجھا کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی نسبت کہا۔ (یعنی یوحنا نبی کو الیاس نبی کا مثیل قرار دیا) (متی باب ۱۷ آیت ۱۱-۱۳) پس اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں کہ مسیحؑ کی بجائے کسی دوسرے شخص کو مثیل مسیحؑ بناکر بھیجدیا جائے۔

معزز ناظرین! یہ تو چند نشانات کا اختصاراً ذکر کیا گیا ہے۔ جو مثیل مسیحؑ یعنی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آمد سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ بیسیوں ایسے معیار بائیبل سے پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے آپؑ کے دعوے کی صداقت بالکل ظاہر وباہر ہو جاتی ہے۔ مثلاً (۱) مدعی نبوت کا دعویٰ ماموریت سے پہلی زندگی کا مسلمہ طور پر پاکیزہ ہونا۔ یوحنا ۸/۴۶ (۲) مدعی نبوت کا ایسی بے نظیر کلام پیش کرنا جس کی مثل سے سب لوگ عاجز آجائیں۔ یوحنا ۷/۴۶ (۳) مدعی نبوت کی دعاؤں کا بکثرت قبول ہونا۔ اور اس کے مخالفین کی دعاؤں کا رد کیا جانا۔ یوحنا ۱۹/۳۱ ایوب ۳۲/۲۹ امثال ۱۵/۲۹ (۴) مدعی نبوت کو غلبہ عطا کیا جانا۔ اور اسکی جماعت کا ترقی کرنا۔ اعمال ۵/۳۹ وغیرہ

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین صہ ۶۲ وغیرہ میں اپنی پاکیزہ زندگی کا اعلان فرمایا۔ جس کا مخالفوں اور موافقوں سے اقرار کیا۔ اور آپؑ نے اعجاز احمدی۔ اعجاز المسیح۔ نور الحق وغیرہ کتب شائع فرماکر ان کی مثل لانے کا پُر زور الفاظ میں مطالبہ فرمایا۔ مگر تمام دنیا ان کی مثل لانے سے عاجز رہ گئی۔ اسی طرح آپؑ کی بکثرت دعائیں مخالفوں اور موافقوں کے حق میں پوری ہوئیں۔ اور آپؑ کے مخالفوں کی دعائیں رد کی گئیں۔ اسی طرح آپؑ کو ایک نمایاں غلبہ عطا ہوا۔ اور آپؑ کی جماعت قریباً تمام ممالک اور زمین کے کناروں تک پھیل گئی۔

غرض یہ وہ زبردست نشانات ہیں۔ جو ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحبؑ کا دعویٰ حق اور راستی پر مبنی ہے۔ مبارک وہ جو آپؑ پر ایمان لاکر خدا کی پاکیزہ جماعت میں شامل ہوں۔

خاکسار محمد صادق

بیرونی ممالک میں مدرسین کی ضرورت

بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے۔ جو B.T ہوں۔ یا J.A.V ہوں۔ واقف زندگی ہونا شرط نہیں۔ جو احباب جانے کے خواہش مند ہوں۔ وہ فوراً اپنے ناموں سے اور کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی نکل آئینگے۔ دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں ان کے لئے ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائیگی۔

(انچارج تحریک جدید)

ذکر حبیبؑ کی ایک قسط

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا خط لاہور سے

احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب لاہور ہسپتال میں داخل اور زیر علاج ہیں۔ ان کی طبیعت کے متعلق اب تک جو اطلاعات الفضل میں شائع ہوئیں۔ وہ حکیم سید فیاض حسین صاحب لکھ کر بھیجتے رہے۔ کیونکہ بے حد کمزوری کے باعث حضرت مفتی صاحب خود نہیں لکھ سکتے۔ مگر ایک خط ۲۲ فروری کا لکھا ہوا حضرت حافظ سید مختار احمد صاحبؓ شاہجہانپوری کو پہنچا۔ الحمد للہ کہ اس کی ابتدائی پانچ سطریں خود حضرت مفتی صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور باقی ماندہ خط بوجہ ضعف سید فیاض حسین صاحب سے لکھوایا۔ حضرت مفتی صاحب کا مخصوص موضوع ذکر حبیبؑ ہے۔ اور اس خط میں بھی وہی بیان ہے۔ جو درج ذیل ہے

اس بیماری کے ایام میں بھی حضرت مفتی صاحب سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود اور تمام خاندان نبوت اور کل افراد سلسلہ کے لئے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد تر حضرت مفتی صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ اور ان کو تا دیر سلامت رکھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے مقدس صحابہ جس قدر زیادہ دیر ہمارے درمیان رہیں۔ آتنا ہی ہمارے لئے برکت کا باعث ہیں۔ (راقم۔ محمد اسمٰعیل پانی پتی)

حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

پچھلی رات کا وقت ہے۔ ذکر حبیب کی ایک بات یاد آئی ہے لکھ دیتا ہوں محفوظ ہو جائے۔ تو سب کے لئے موجب ثواب ہو۔

مقدمہ کرم دین کے ایام تھے۔ احباب گورداسپور میں ایک چوبارے میں حضور کی خدمت میں جمع تھے مختلف باتیں زیادہ تر مقدمہ کے متعلق ہو رہی تھیں۔ جب کوئی دوست کوئی حوالہ کی بات یاد دلاتا تھا۔ تو وہ ایک کاغذ پر لکھ دی جاتی تھی۔ اور ایسے کاغذات چارپائی پر اکٹھے ہو رہے تھے۔ میں چارپائی پر بیٹھا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبا رہا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا۔ کہ مقدمہ کے متعلق بعض امور پیش کرنے ہیں جن کے لئے خلوت درکار ہے۔ یہ سنکر اکثر دوست کھڑے ہو گئے۔ کہ کمرہ سے باہر چلے جاویں۔ میں بھی اٹھنے لگا۔ تو حضور نے مجھے فرمایا۔ کہ آپ کے ہاتھ گرم ہو چکے ہیں۔ اور آپ پاؤں دبا رہے ہیں۔ آپ بیٹھے رہیں۔ اسی اثنا میں کسی دوست کو ایک دوائی کی پڑیہ بنانے کی ضرورت ہوئی۔ تو اسنے انہی کاغذوں میں سے جو چارپائی پر پڑے تھے۔ اور جن پر قرآن شریف کے حوالے درج تھے۔ ایک کاغذ اٹھایا تاکہ اسمیں پڑیہ بنائے۔ حضور نے یہ دیکھ کر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ کہ جن کاغذات پر قرآن شریف کی آیات لکھی گئی تھیں۔ انکی اب دوائی کے لئے پڑیاں بناتے ہو۔ حضور کی عادت تھی۔ کہ قرآن کا ظاہری اور باطنی ہر قسم کا ادب ملحوظ رکھتے تھے۔ اگر کبھی آپ یہ دیکھ پاتے۔ کہ کوئی شخص چارپائی اس طرح بچھانے لگا ہے۔ کہ اسکی پائنتی جانب قبلہ ہو جائیگی تو فوراً روک دیتے۔ دعاگو۔ محمد صادق

ہمارے امام کا مطالبہ

پنشن یافتگان تبلیغ کے لئے اپنے تئیں پیش کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے باعت کے پنشن یافتگان سے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ وہ چھوٹی سرکار سے پنشن لے کر بڑی سرکار کا کام کریں۔ ملاحظہ ہو مطالبہ ۱۲ مطالبات تحریک جدید اور اپنے تئیں تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ تا انکو ایسی جگہوں میں بھجوایا جاوے جہاں تبلیغ کا میدان وسیع ہے۔ اور تبلیغ کی نہایت ضرورت ہے۔ پنشن یافتگان احباب پنشن لے کر عموماً ایک جگہ رہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر وہ نظارت ہذا کی ہدایت کے ماتحت ایسے مقامات پر حسب توفیق اپنا قیام رکھیں۔ تو تبلیغ کے جہاد میں مجاہد کہلانے کے حقدار ہونگے۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکات ایسے احباب پر نازل ہونگی۔ جو خدا تعالیٰ کے امام اور موعود خلیفہ کے مطالبہ پر لبیک کہیں اور عمل پیرا ہوں۔ چاہیئے کہ ایسے پنشن یافتگان جو کام کرنے

پیشگوئی "مصلح موعود" کے متعلق غیر مبایعین کے من گھڑت اصول

غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ پر "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے خلاف جو گوہر افشانی کی گئی۔ اس میں بیان کیا۔ کہ ابھی اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا وقت ہی نہیں آیا۔ لہٰذا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ "مصلح موعود" نہیں ہو سکتے۔ اس کی دو وجوہ بالفاظ ذیل بیان کی گئی ہیں:-

(۱) "مصلح موعود سے متعلقہ پیشگوئیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر پردے پڑ جائیں گے۔ اور آپ کا فیضان ختم ہو جائے گا۔ تو اس وقت وہ مصلح موعود مبعوث ہوگا۔"

پھر جماعت احمدیہ سے سوال کیا گیا ہے۔ کہ

"کیا ان کے نزدیک واقعی حضرت مسیح موعود کی تعلیم دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ جو ایک نئے مصلح کی ضرورت پیش آگئی ہے؟"

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔ کہ اس امت میں ہر مصلح جو آئے گا۔ صدی کے سر پر آئے گا۔ لیکن ہمیں بتایا جائے۔ کہ میاں صاحب بحیثیت مصلح کس صدی کے سر پر آئے ہیں؟" (پیغام صلح ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء)

میں ذیل میں ان دونوں سوالوں کا جواب پیغامی مسلمات سے پیش کرتا ہوں۔

(۱)

امیر پیغام مولوی محمد علی صاحب نے اقرار کیا ہے۔ کہ:-

"حضرت صاحب نے پہلے مصلح موعود والے الہام کے پہلے حصہ کو بشیر اول پر اجتہاداً لگایا۔ اور وہ فوت ہو گیا۔ پھر اجتہاداً دوسرے حصہ الہام کو مبارک احمد پر لگایا۔ اور وہ بھی فوت ہو گیا۔" (رسالہ المصلح الموعود صفحہ ۲۴)

اب غیر مبایعین بتائیں۔ جبکہ حکم عدل مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے الہامات کو اہل پیغام کے ہر امیر و غریب سے زیادہ سمجھتے تھے۔ بشیر اول اور مبارک احمد کو مصلح موعود سمجھا۔ تو کیا حضرت اقدس یہی سمجھتے تھے۔ کہ ان کی بلوغت تک "میری تعلیم پر پردے پڑ جائیں گے۔ اور آپ کا فیضان ختم ہو جائیگا۔" اور کیا حضرت اقدس جانتے تھے۔ کہ ان دونوں بچوں کی بلوغت کے وقت کونسی "صدی کا سر" ہوگا؟ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مصلح موعود کے لئے نہ تو صدی کا سر لازمی ہے اور نہ ہی بقول اہل پیغام آپ کی "تعلیم پر پردے پڑ جانا" ضروری ہے۔

(۲)

کیا غیر مبایعین کو مسلم ہے یا نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے خلفائے راشدین کو "مہدی" کہہ کر "مصلح" اور ان کی خلافت کی پیشگوئی فرما کر (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۵/۵۵۶ صفحہ ۵۶۲) انکو موعود ٹھیرایا؟ لہٰذا غیر مبایعین اپنے مندرجہ بالا ۲ اصول کے پیش نظر بتائیں کہ

(الف) کیا خلفائے راشدین کی خلافت موعودہ کے قیام کے وقت جو "مصلح" تھے۔ کیا وہ اس وقت آئے۔ جب (معاذ اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا "فیضان ختم" ہو گیا تھا۔ اور نعوذ باللہ آپ کی "تعلیم پر پردے پڑ گئے" تھے؟ اور کیا خلفائے راشدین بھی باری باری "صدی کے سر پر" ہوتے رہے؟ اگر خلفائے راشدین کا مصلح ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہی زمانہ میں شامل ہونا مانا جا سکتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہونے والے "مصلح موعود" کو کیا آپ کے زمانہ میں شامل نہیں قرار دیا جا سکتا؟

(۳)

غیر مبایعین جو سیدنا حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو "مہدی" اور بموجب فرمان مسیح موعود علیہ السلام "معہود" مان چکے ہیں۔ پھر کیا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیضان ختم ہو گیا تھا؟ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی صدی کے سر پر ہی کھڑے کئے گئے تھے؟ پس جبکہ "مہدی" بغیر ان وجوہ کے ہو سکتا ہے۔ تو "مصلح موعود" کا ہونا کیوں عجیب نظر آتا ہے؟

(۴)

آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ اور جن کو معلوم نہ ہو۔ وہ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے پوچھ لیں۔ کہ حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ ۱۹۱۳ء میں ہی یقین کامل رکھتے تھے۔ کہ

"پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں"

بلکہ فرماتے تھے کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب سے کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔

پھر کیا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ جن کو اہل پیغام "مہدی" جانتے ہیں اور "واجب الاطاعت امیر اور اپنا پیشوا یعنی امام مانتے ہیں"۔ کیا آپ بھی غیر مبایعین کے ان دو اصول سے آگاہ تھے؟

(۵)

غیر مبایعین کے "فرشتہ" جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو ۱۹۱۱ء میں فرما گئے۔ کہ "میں مان چکا ہوں۔ کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں۔ جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے"۔ کیا وہ بھی ان پیغامی پابندیوں کو ضروری سمجھتے تھے؟

مندرجہ بالا حقائق سے عیاں ہے کہ اہل پیغام کے یہ شرائط ایجاد بندہ اگرچہ گندہ کے مصداق ہیں۔

(خاکسار رشید احمد علی مبلغ از کراچی)

چندہ جلسہ سالانہ

شہری جماعتوں سے ماہ جنوری ۱۹۴۶ء میں مندرجہ ذیل ہیڈنگ کے ماتحت ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء چندہ جلسہ سالانہ کے لئے رپورٹیں منگوائی گئی تھیں۔ لیکن صرف چند ہی جماعتوں نے ان رپورٹوں کا جواب دیا ہے۔ اس لئے جن جماعتوں نے فہرست ارسال نہیں کی۔ ان کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً اپنی اپنی جماعتوں کی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔

نام دہندہ ۔ آمدنی ماہوار۔ بجٹ چندہ جلسہ سالانہ ایک ماہ کی آمد پر بحساب دس فی صدی۔ رقم ادا شدہ ۔ واجب الادا بقایا۔ کب تک بقایا ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال)

ضرورت ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تبلیغ کے کام کے لئے نکلنا پیغمبروں کا کام ہے۔ آج جو شخص اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ انبیاء کے اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے۔ ان دنوں بیرونی ممالک میں مبلغین کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے۔ کچھ حدیث جاننے والے۔ کچھ عربی جاننے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے نوجوان بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

پتہ مطلوب ہے

(۱) سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد اقبال صاحب جو السکھ رجمنٹ سنٹر نوشہرہ صوبہ سرحد میں ملازم تھے۔ کے موجودہ پتہ کی نظارت بیت المال کو ضرورت ہے۔ اگر کسی احمدی دوست کو معلوم ہو۔ تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود لیفٹیننٹ صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس کی اطلاع نظارت کو بھجوا دیں۔

(۲) سیکنڈ لیفٹیننٹ بشیر احمد صاحب جن کا پتہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں حسب ذیل تھا۔

23 Din Sign C/O 6 A.B.P.O.

ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس کی اطلاع دیں۔

(۳) فلائنگ آفیسر ایم اختر صاحب جو ۱۹۴۴ء میں رائل ایر فورس بھوپال میں متعین تھے۔ اور بعد میں ایر فورس سٹیشن میرن شاہ (وزیرستان) میں چلے گئے تھے۔ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود ایم۔ اختر صاحب اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے پتہ کی اطلاع بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

یسوع مسیح کے انسان اور رسول ہونے کا ثبوت اناجیل سے

مسیح ناصری کا دعویٰ۔ موعود مسیح ہونے کا تھا۔ سامری عورت کو انہوں نے بتلایا۔ کہ "میں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں۔" (یوحنا ۴/۲۶) پھر لکھا ہے۔ "دیکھو یہ صاف صاف کہتا ہے۔ اور وہ اس کو کچھ نہیں کہتے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ سرداروں نے سچ جان لیا کہ مسیح یہی ہے۔" (یوحنا ۷/۲۶) عوام الناس ایک بڑی تعداد اسے مسیح ہی جان کر ایمان لائے تھے۔

"یہودیوں نے اس کے گرد جمع ہو کر کہا۔ تو کب تک ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول رکھے گا۔ اگر تو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کہ میں نے تم سے کہہ دیا۔ مگر تم یقین نہیں کرتے۔" (یوحنا ۱۰/۲۴-۲۵)

اب ظاہر ہے۔ کہ یہود کا عقیدہ یسوع مسیح کے بارے میں شروع سے آخر تک یہی تھا۔ کہ وہ ایک انسان بنی اسرائیل میں سے یہوداہ کی نسل سے ہوگا۔ اور بیت لحم میں پیدا ہوگا۔ (یوحنا ۷/۴۲) اگرچہ یہود کی روایات کے جنگل کی وجہ سے جو خس و خاشاک سے بھرا پڑا تھا۔ باوجود کتاب مقدس کے صریح فیصلہ کے بعض فرقے یہ بھی تسلیم کرتے تھے۔ کہ "مسیح جب آئے گا۔ تو کوئی نہ جانے گا۔ کہ وہ کہاں کا ہے" (یوحنا ۷/۲۷) مگر بایں ہمہ وہ ایک انسان ہی موعود مسیح کو تسلیم کرتے تھے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے "یہودیوں نے کہا کہ تجھے کفر کے سبب سنگسار کرتے ہیں کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع نے جواب دیا۔ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا۔ کہ میں نے کہا تم الٰہ (خدا) ہو۔ جبکہ اس نے انہیں خدا کہا۔ جن کے پاس خدا کا کلام آیا۔ آیا تم مجھے جس کو خدا نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا ہے کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے۔ اسلئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں" (یوحنا ۱۰/۳۳-۳۶) مدلل جواب ہے۔ اس لئے یہود اس سے کچھ نہ کہہ سکتے۔ یہود تو ہر موقعہ پر ایسے ہی جھوٹے الزامات لگاتے تھے۔ پس یہود کی تفہیم کا سہارا درست نہیں ہو سکتا۔ اب لفظ بھیجا۔ یا بھیجا ہوا کی تحقیق کرنی چاہئیے۔ اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر مسیح خدا تھا تو اس کا یہ قول درست نہیں ہو سکتا۔ کہ "میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ تم بھی کیا کرو" (یوحنا ۱۳/۱۵) کیونکہ اگر مسیح خدا تھا۔ اور خدا ہو کر دنیا میں رہا۔ تو اس جیسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس کی آزمائش۔ اس کا دشمنوں کے ساتھ سلوک۔ صبر۔ استقلال کسی کے بھی کسی کام کا نہیں۔ کیونکہ خدا کے لئے ہر ناممکن ممکنات سے ہو جاتا ہے۔ اور کوئی انسان وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالے کر سکتا ہے۔ نمونہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ جنس ابنائے آدم سے ہو۔

میں نے یونیٹیرین پادری اپنے مشائخ کا ایک وظیفہ یا ورد ایک کتاب میں لکھا دیکھا۔ کہ اگر کوئی تبلیغی عقیدہ کا پابند سات دن۔ یا چالیس دن (یہود میں سات و چالیس کا عدد متبرک ہے) رات کو سوتے وقت یوحنا ۱۷/۳ والی آیت سات مرتبہ پڑھ کر سو جایا کرے۔ تو وہ یقیناً توحیدی ہو جائے گا۔ یہ بات خواہ حسن ظنی پر مبنی ہو یا محض خوش فہمی ہو۔ مگر وہ آیت جو توحیدی لوگوں کا کلمہ شہادت ہے اس میں لکھا ہے۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ جانیں۔" (یوحنا ۱۷/۳)

اس سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح نے بالعموم اپنے آپ کو بھیجا ہوا۔ بھیجا گیا (یعنی رسول) ظاہر کیا ہے۔ "میری تعلیم میرے بھیجنے والے کی ہے۔" (یوحنا ۷/۱۶) جس نے مجھے بھیجا ہے (یوحنا ۷/۲۸) پھر بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔ (یوحنا ۷/۳۳) باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یوحنا ۵/۳۷ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے۔ یوحنا ۸/۲۶، ۲۹۔ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ یوحنا ۸/۴۲۔ دنیا میں بھیجا۔ یوحنا ۱۰/۳۶۔

صاف ثابت ہے۔ کہ محولہ بالا حوالہ جات کی رو سے یسوع مسیح کا دعوےٰ صرف یہ تھا۔ کہ میں بھیجا ہوا (رسول) ہوں۔ اور پھر بتلا دیا کہ بھیجا ہوا بھیجنے والے کے برابر نہیں ہوتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے" (یوحنا ۱۳/۱۶) ادھر مسیح کا یہ قول سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ "میرا باپ مجھ سے بڑا ہے" (یوحنا ۱۴/۲۸) اور بھیجنے والا باپ ہی تھا۔

پس جائے غور ہے۔ کہ ایک راستباز نبی۔ رسول جو اپنے آپ کو اپنے لوگوں کے لئے نمونہ کے طور پر پیش کرتا تھا۔ وہ انسان نبی تھا۔ اگر خدا ہوتا۔ تو پھر نمونہ کیا۔ انسان اپنی جنس کے لئے نمونہ ہو سکتا ہے:۔

عبد الخالق نومسلم

حساب داران امانت ذاتی فوری توجہ فرمائیں!

دفتر محاسب کے شعبہ امانت ذاتی میں بمد امانت روپیہ جمع کرانے۔ اور زر مانگنے کی ادائیگی کا وقت صبح ۹½ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک ہے۔ اس مقررہ وقت سے قبل یا بعد میں کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

(۲) ایسے حساب داران امانت ذاتی سے جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخطوں کے نمونے بغرض شناخت وریکارڈ دفتر امانت میں نہ بھیجے ہوں۔ عرض ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی بواپسی ڈاک صاف اور واضح نمونہ دستخط ہر دو اردو و انگریزی معہ مکمل پتہ ڈاک افسر انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیج دیں۔ (اگر کوئی صاحب انگریزی دان نہ ہو۔ تو وہ صرف اپنے اردو دستخط کا نمونہ بھیجیں) ان پڑھ اصحاب کسی دوسرے شخص سے نام لکھوا کر دستخط کی بجائے نشان انگوٹھا چپ لگائیں۔ اور نشان انگوٹھا نہایت صاف اور واضح ہو۔ کہ نشان کی لکیریں شمار کی جا سکیں۔ اور نشان انگوٹھا چپ کی تصدیق صدر جماعت سے بایں الفاظ کرا کر بھیجی جائے کہ:۔

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مسمی ۔۔۔ ولد ۔۔۔ پیشہ ۔۔۔ ساکن ۔۔۔ ڈاکخانہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ نے میرے سامنے انگوٹھا لگایا ہے۔

(دستخط) صدر جماعت احمدیہ مقام ۔۔۔ ڈاکخانہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔

نوٹ:۔ نشان انگوٹھا جب تک مندرجہ بالا ہدایت کے مطابق نہ ہوگا۔ حساب امانت نہیں کھولا جائے گا۔ نہ ہی ایسے نشان کو اغراض ریکارڈ و شناخت کے قابل سمجھا جائے گا۔

افسر انچارج صیغہ امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک انگریزی تبلیغی ٹریکٹ

مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی نے ایک ٹریکٹ بزبان انگریزی شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے What is Islam مجلس نئی دہلی نے کثیر تعداد میں اس کو دہلی میں تقسیم کیا ہے۔ اور ایک خاصی تعداد میں ہمارے پاس بھی موجود ہیں۔ مجالس کے قائدین کو چاہئیے۔ کہ وہ ہم سے خرچ ڈاک بھیج کر منگوا لیں۔ اور اپنے اپنے شہر میں تقسیم کریں۔ اور اس طرح تبلیغ کے کام کو تیز کریں۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال الاحمدیہ کا آئندہ امتحان

۱۰ ہجرت ۱۳۲۵ہش ——— ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء

اطفال الاحمدیہ کا آئندہ امتحان جس کے لئے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے پہلے ۵۰ صفحے مقرر ہیں۔ مؤرخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۲۵ہش / ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء بروز جمعۃ المبارک ہوگا۔ جس میں اطفال کا زیادہ سے زیادہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ مربی اصحاب سے التماس ہے کہ وہ ابھی سے اس کا درس جاری فرمائیں۔ اور اطفال کے جلسوں میں اس امتحان میں شمولیت کی تحریک کرتے رہیں۔ یہ کتاب تعلیم بک ڈپو احمدیہ چوک قادیان سے آٹھ آنہ میں مل سکتی ہے۔

مہتمم اطفال

ناکامی نے احرار کے گھر گھر پر ہاتھ صاف کر دیا

احراری کبر و اقتدار کے بت کے ٹکڑے اور پائے حقارت کی ٹھوکریں

عرصہ ہوا۔ احرار اپنے ناشائستہ افعال اور بیہودہ حرکات کی وجہ سے مسلمانوں کی نظر سے گر چکے تھے۔ وہ انہیں منہ لگانا پسند نہ کرتے تھے۔ اور کئی رنگوں میں اس کا ثبوت بھی پیش کرتے رہتے تھے۔ لیکن احرار برابر یہی کہتے چلے جاتے۔ کہ وہ اب بھی عام مسلمانوں کے نمائندے اور رہنما ہیں۔ اور ان کے خلاف شور مچانے والے بہت تھوڑے اور بے حیثیت لوگ ہیں۔ جو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کی لیڈری میں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتے۔ اگرچہ احرار کا یہ ادعا محض اپنی ذلت اور ندامت پر پردہ ڈالنے کے لئے تھا۔ کیونکہ عام مسلمانوں نے احرار کے خلاف وسیع پیمانہ پر ہر وہ حربہ استعمال کیا۔ جو کسی کو دھتکارنے کیلئے اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ضرورت تھی۔ کہ جس ڈھٹائی سے احرار کو اپنی نمائندگی اور لیڈری پر اصرار ہے۔ اتنی ہی وضاحت سے ان کے ڈھول کا پول کھل جائے۔ آخر اس کا سامان خدا تعالیٰ نے خود احرار کے ہاتھوں مہیا کرا دیا۔ اور وہ اس طرح کہ پنجاب اسمبلی کے حالیہ انتخابات میں انہوں نے اپنے تمام کے تمام لیڈروں کو بطور امیدوار کھڑا کر دیا۔ اور جہاں انہیں اپنی طرف سے کھڑا کرنے کیلئے کوئی نہ ملا۔ وہاں یونینسٹ امیدوار کی امداد و حمایت میں اپنا سارا زور صرف کرنے لگے۔ چنانچہ مسلم حلقہ تحصیل شبالہ میں انہوں نے بڑے زور و شور سے میاں بدر محی الدین صاحب کی امداد کی غرض احرار نے ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگا دیا۔ کہ احراری امیدوار کامیاب ہوں۔ اور احرار کو اپنی لیڈری کا ثبوت پیش کرنے کا موقع مل جائے۔ لیکن پنجاب کے مسلمانوں نے ہر جگہ اور ہر حلقہ میں انہیں ایسا سبق دیا ہے۔ جو ساری عمر انہیں یاد رہیگا۔ یعنی نہ صرف احرار کا کوئی ایک بھی امیدوار کسی ایک حلقہ سے بھی کامیاب نہیں ہوا۔ بلکہ کئی ایک کی ضمانتیں بھی ضبط ہو گئیں۔ اور غیر احراریوں سے بھی جن کی حمایت احرار نے کی۔ انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ تو وہ جواب ہے جو مسلمانان پنجاب نے عملی طور پر احرار کو ان کے ادعائے لیڈری کے متعلق دیا ہے۔ اسے تحریری طور پر اخبار "زمیندار" ۲۶ فروری نے جس رنگ میں پیش کیا ہے۔ وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:۔

ایڈیٹری

"پنجاب میں انتخابات کا ہنگامہ بالآخر خاموش ہو گیا۔ شکوک و شبہات کے بادل کھل کھل کر برسے اور برس برس کر کھل گئے۔ مسلم لیگ کی فتح ایسی ہی سے صرف یونینسٹ پارٹی کے ٹاٹ و ٹھاٹ اور تہس نہس نہیں ہوئے بلکہ وہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں بھی عبرتناک انجام تک پہنچ گئیں جو عرصے سے مسلمانوں کے قومی کاندھوں کیلئے ناقابل برداشت بوجھ تھیں اور جنکا افتراق انگیز وجود اسلامی سیاسیات کیلئے مستقل مصیبت تھا۔ ان ٹولیوں میں مجلس احرار کو امتیازی سونچ کا شرف حاصل تھا اس ٹولی کا وجود ہی ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتا تھا۔ احراری دوست ملت سے تو کٹ ہی چکے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جو علیحدہ مسجد بنا رکھی تھی۔ اس میں بھی کاروباری بت پوجتے رہتے تھے۔ نہ مفاد ملت سے انہیں کوئی سروکار تھا نہ ہو ہی سکتا تھا۔ انہیں صرف اپنے اغراض سے کام تھا۔ لیکن قوم کب تک سادہ لوح رہ سکتی تھی۔ اس ٹولی کے اقتدار کا ایوان تو مسجد شہید گنج کے ساتھ ہی گر گیا تھا۔ لے دے کے مولوی مظہر علی رہ گئے تھے۔ جو پنجاب اسمبلی میں ایک شمع رہ گئی ہے۔ سو وہ بھی خاموش ہے کی تفسیر بنے بیٹھے رہے۔ آٹھ نو برس کے طویل عرصہ میں کوئی کام کی تقریر تو درکنار اپنے حلقہ نیابت کی طرف سے ایک آدھ سوال تک بھی پیش نہیں کر سکے۔ اس لحاظ سے انہیں اسمبلی کا "گل محمد" کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ گویا انہیں وظیفہ کی وصولی کے سوا کوئی کام ہی نہ تھا۔ اور شاید اسی فرض کے لئے ایم ایل اے بننے کی زحمت گوارا کی گئی تھی۔ مولوی صاحب کے بعد چودھری عبدالرحمٰن پر بھی احراری ہونے کا الزام عائد کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ الزام بہرطور "ملزم" ہی تک محدود رہا۔ یہ بھی بڑی غنیمت تھی۔ ورنہ چودھری صاحب کی تقریروں سے احراری تہذیب کے وہ غنچے بھی چٹک چٹک کر پھول بن جاتے۔ جن سے دہلی دروازے کے جلسوں کی بہار بھی دامن سجا کر چلتی رہی۔ لیکن ہم یہ افسانہ چھیڑنا نہیں چاہتے۔ مولوی صاحب اور چودھری صاحب کا پارلیمانی قصہ قوم ہی نے تمام کر دیا ہے۔

اگر احراری دوستوں میں ذرا سی بھی بصیرت ہوتی۔ تو وہ کاروباری مصلحتوں سے اس درجہ متاثر نہ ہوتے۔ کہ میدان انتخابات میں کود پڑتے۔ انہیں معلوم تھا کہ خواہ یونینسٹوں کی تمام قوتیں ان کے آگے پیچھے ناچتی رہیں۔ لیکن ناکامیاں اس محاصرے کو چیر کر بھی گھیرے ہوئے لیں گی۔ بدقسمتی سے موجودہ زمانے میں سیاسی کاروبار ہی اپنا تھا۔ اس لئے ہمارے دوست آزمائے ہوئے کو بھی آزمانے لگے۔ انہوں نے ایک حلقے میں نہیں دو حلقوں میں نہیں بلکہ پورے ۱۴ حلقوں سے امیدوار کھڑے کر دیئے۔ احرار دوستوں کا خیال تھا۔ کہ انتخابی کامیابی بھی شاید کسی صابر و مظلوم کی کھوپڑی ہے۔ جسے کلہاڑی کے زور سے اپنے ڈھب پر لایا جائیگا۔ لیکن ہوا کیا؟ چودھریں احراری امیدواروں میں سے "صرف" چودہ ہار گئے۔ باقی سب کے سب "جیت" گئے۔ ظالم ناکامی نے احرار کے گھر گھر پر ہاتھ صاف کر دیا۔ ان کے ذمہ دار عہدہ دار نہیں جیسے منہ کی کھائی ہے۔ مثلاً شیخ حسام الدین صدر آل انڈیا مجلس احرار پیر فیض الحسن نائب صدر آل انڈیا مجلس احرار مولوی مظہر علی اظہر جنرل سیکرٹری آل انڈیا مجلس احرار مولوی محمد علی جالندھری صدر مجلس احرار پنجاب اور ماسٹر تاج الدین محمد شفیع سالار اعظم جیوش احرار گویا تمام احراری لیڈر بیک وقت دم توڑتے رہے اور یہ کسی نے نہ دیکھا تماشہ کسی کا۔

مولوی مظہر علی نے تو اپنی کامیابی کے لئے عجیب و غریب راہیں نکالیں غالی شیعہ ہونے کے باوجود مدح صحابہ کی تحریک تازہ کر دی۔ مسلم لیگ کو مرزائیوں کی حامی بتایا گیا۔ حالانکہ خلیفہ قادیان مسلم لیگی امیدوار کے مقابلے میں پیر فیض الحسن کی حمایت کا فتویٰ دے چکے تھا فرما چکے ہیں۔ قائد اعظم کو "کافر اعظم" قرار دے کر کفر نوازی کے بلند سوز مظاہرے کئے گئے۔ لیکن مسلمان سمجھ چکے تھے۔ کہ یہ بجھتے ہوئے چراغ کی ٹمٹماہٹ ہے۔ یا جان بھاگتے وقت "ترنشانی" دے رہا ہے۔ مولوی صاحب کے زہریلے تیر بالآخر انہی کے سینے میں ترازو ہو کر رہے۔ ہمیں احرار کی اس کامیابی کا اعتراف ہے۔ کہ جو مقصد انتخاب کے پردے میں تھا۔ وہ تو انہوں نے پورا کر ہی لیا۔ لیکن پارلیمانی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور یہ خاتمہ خلاف توقع بھی نہیں۔ احراریوں نے مسلمانوں کے حسن ظن سے تھوڑا فائدہ تو نہیں اٹھایا تھا۔ کہ انہیں مزید موقع دیا جاتا۔ عفو و درگزر کی رسی کب تک دراز کی جا سکتی تھی۔ مزے کی بات یہ ہے۔ کہ جب موت احرار کی پارلیمانی شہ رگ ٹٹول رہی تھی۔ احراری نوجوان اس وقت بھی سردار شوکت حیات خان کی شکست کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اور مولوی مظہر علی کے متعلق تو یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ اسمبلی کی ممبری عمر بھر کی کنیز ہو چکی ہے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ پنجاب میں انتخابات کی جنگ سب سے پہلی بار جماعتی عقائد اور نصب العین کے تفوق پر ہو رہی ہے۔ افراد خواہ کتنے ہی مسلم فریب اور عیار ہوں۔ لیکن ان کی قیمت دو کوڑی بھی نہیں ہو سکتی۔ آخر احراری کبر و اقتدار کا بت اس بری طرح ٹوٹا۔ کہ اس کے ٹکڑے بھی پائے حقارت کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ ہم پنجاب کے مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات پانے پر مبارکباد کہتے ہیں"۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۴۶ء بعد نماز عصر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں میرے بھائی حافظ عبدالغفور صاحب جالندھری کا نکاح محترمہ امۃ الحی صاحبہ بنت صوبیدار مولوی عبدالمغنی صاحب پسر حضرت مولوی برہان الدین صاحب رض جہلمی سے پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین ثم آمین

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

ہندوستان میں دُودھ مہیّا کرنے کا مسئلہ

دنیا بھر میں ہندوستان ہی ایسا ملک ہے جہاں ڈیری کی صنعت بہت ناقص حالت میں ہے

دودھ میں اضافہ کرنے والی تجاویز

ہندوستان میں ڈیری کی صنعت سے متعلق پیرال رپورٹ پر حکومت نے کارروائی کی ہے مسٹر آر۔ اے پیرال نے دودھ کے نکاس کے سلسلہ میں حکومت کے مشیر کی حیثیت سے گزشتہ سال ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ موصوف برطانوی دودھ کے نکاس کے بورڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ آپ کے ذمہ یہ کام تھا۔ کہ ہندوستان کے شہروں کو دودھ مہیا کرنے کے مسائل کا تیزی سے جائزہ لیں۔ اور خاص کر دودھ کی فراہمی۔ نقل و حمل۔ کیمیاوی طریقے سے دودھ کو خراب ہونے سے محفوظ کرنے دودھ کی کیفیت اور اس کی قیمتوں پر کنٹرول کے مسائل کی چھان بین کریں نیز یہ سفارش کریں کہ قلیل مدت اور طویل مدت کے لئے۔ کیا پالیسی اختیار کی جائے اور اگر ممکن ہو تو کسی بڑے شہر مثلاً بمبئی یا دہلی میں دودھ کے باقاعدہ نکاس کے لئے ایک مفصل اسکیم تیار کریں۔

بڑے شہروں میں دودھ کے نکاس پر رپورٹ میں تفصیل سے کچھ نہیں لکھا گیا۔ لیکن بڑے شہروں میں دودھ کی بہم رسانی کی موجودہ غیر تسلی بخش حالت کو سدھارنے کی شدید ضرورت ہے۔ رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ کئی ملکوں کے مقابلہ میں۔ "ہندوستان میں دودھ کی بہم رسانی کا مسئلہ بہت بڑا ہے۔ اس مسئلہ کا تعلق ۲۲۸۰۰۰۰ سے زیادہ دودھ کی تجارت کرنے والوں سے ہے۔ جو سارے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ ایک ہندوستان ہی ایسا ملک نہیں جہاں دیانت داری کا معیار پست ہے۔ اور ڈیری کی صنعت ایک ایسی صنعت ہے جس میں دھوکہ دینے کے زیادہ مواقع مل جاتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ دودھ کے کاروبار میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اس بددیانتی سے کافی روپیہ اور دوسرے فائدے حاصل کرتے ہیں۔

ڈیری کی صنعت کی ناقص حالت

رپورٹ میں لکھا ہے کہ "غالباً دنیا بھر میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے" جہاں ڈیری کی صنعت کی اس وقت بہت ناقص حالت ہے۔ تاہم اس صنعت کا جائزہ لینے والے ایک ایسے شخص کے ذہن میں جو دوسرے ملکوں میں دودھ مہیا کرنے والوں دودھ تقسیم کرنے والوں اور دودھ سے مختلف چیزیں بنانے والوں کی شاندار تنظیم کو دیکھنے کا عادی ہے۔ پہلا خیال یہی آتا ہے۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایسا مسلمہ ادارہ موجود نہیں۔ جس کے ذریعہ حکام تک وہ معاملات پہونچائے جا سکیں۔ جو دودھ کی صنعت پر اثر انداز ہوتے ہوں۔ اس طرح سرکاری طور پر اس صنعت کو کوئی خاص اہمیت سوائے اس کے حاصل نہیں کہ ڈیری کی صنعت حیوانات کے علاج کی سروس کا ایک حصہ ہے۔ جس پر کچھ وقت کے لئے توجہ دی جاتی ہے" رپورٹ میں عام لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ "وہ ایک ایسے معاملہ کے متعلق غفلت برت رہے ہیں جس کا ان کی صحت اور ان کی جیبوں سے تعلق ہے"

رپورٹ میں بمبئی۔ کلکتہ۔ اور بہت سے دوسرے شہروں میں ان اصطبلوں کے حالات پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ جہاں دودھ نکالا جاتا ہے۔ اور کلکتہ میں دودھ کے ۴۲ نمونوں کی پڑتال کے متعلق بھی لکھا گیا ہے۔ ایک نمونہ تو ایسا تھا۔ جس میں چربی کا عنصر ۵ء۰ فیصدی تھا۔ ایک دوسرے نمونہ میں ۸۰ فیصدی پانی ملا ہوا تھا۔ تمام نمونوں میں جو پانی ملایا گیا تھا۔ اس کی عام اوسط پچیس فیصدی کی تھی۔ رپورٹ میں لکھا ہے "کہ دودھ میں پانی یا دوسری چیزیں ملانا ایک ایسی عام بات ہے۔ جس پر کوئی رائے زنی نہیں ہو سکتی۔ لوگوں کو دودھ میں ملاوٹ سے اتنی غرض نہیں ہوتی جتنی کہ اس بات سے۔ کہ ملاوٹ کس قدر کی جائے"

دودھیل جانوروں کو چارہ وغیرہ کھلانے کے موضوع پر رپورٹ میں لکھا ہے کہ۔ "جانوروں کو موٹی چھوٹی چیزیں کھلانی چاہئیں۔ مثلاً خشک گھاس۔ کافی سبز چارہ اور اس کے ساتھ دوسری چیزیں" چونکہ ہندوستان میں دودھیل جانوروں کو پیٹ بھر چارہ نہیں ملتا۔ اس لئے دودھ کی مقدار بھی کم رہتی ہے۔ اور اس مقدار کو جلد سے جلد بڑھانے کا طریقہ یہ ہے کہ جانوروں کو خوب کھلایا پلایا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ دودھ کی مقدار سو فیصدی۔ یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے گی" دودھ میں ملاوٹ کرنے کے بارے میں رپورٹ میں لکھا ہے کہ:۔ "گوالے کی غربت اسے مجبور کر دیتی ہے۔ کہ وہ خریدار سے کچھ رقم پیشگی لے لے۔ یہ رقم دودھ کی ان قیمتوں سے منہا کی جاتی ہے۔ جسے گوالا مہیا کرتا ہے" اس کا علاج یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ گوالوں کے لئے ایک بندھن۔ اور خریدار کے لئے کم قیمت مقرر کر دینی چاہیئے۔

رپورٹ میں مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ ہر صوبہ میں ایک دودھ کا کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو ایک کمشنر۔ ایک تنخواہ دار ڈائرکٹر اور حکومت کے نامزد کردہ ایک مشاورتی بورڈ پر مشتمل ہو۔ اور مرکز میں خوراک کی کل ہند پالیسی کے ایک حصہ کے طور پر دودھ کی ایک مشترکہ پالیسی اختیار کی جائے۔ اور پالیسی پر دودھ کے ایک مرکزی ڈائرکٹر کے ذریعہ عمل درآمد کیا جائے۔ رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ دودھ کے ڈائرکٹر سمندر پار سے بھرتی کئے جائیں۔ اور انہیں تین ہزار پونڈ سالانہ سے کم تنخواہ نہ دی جائے کیونکہ اس سلسلے میں جو سخت اور ناگوار کارروائی کرنا ضروری ہے۔ ہندوستانی اسے نہ کر سکیں گے۔

دیگر سفارشات

دیگر سفارشات یہ ہیں (۱) گائے کو دوہرے مقصد کے لئے پالا جائے۔ ایک تو دودھ کے لئے۔ دوسرے زمین جوتنے کے لئے۔ (۲) مویشیوں کو شہری اصطبلوں سے نکال کر زیادہ قدرتی ماحول میں رکھا جائے۔ (۳) آب پاشی کے علاقوں میں برسیم کو اور زیادہ مقدار میں بویا جائے۔ (۴) دیہاتی علاقوں میں سبز چارہ اگایا جائے اور جانوروں کو گھاس چرانے کی بجائے یہ سبز چارہ کھلایا جائے۔ (۵) ہندوستان سے تیلہن اور کھلی کو باہر بھیجنے پر کامل پابندی عائد کر دی جائے (۶) ڈیری میں کام آنے والا سامان اور یکساں معیار کے برتن ہندوستان میں تیار کئے جائیں۔ (۷) خالص دودھ کے جو موجودہ قانونی معیار مقرر ہیں۔ ان کا دوبارہ جائزہ لیا جائے۔ (۸) فوجی ڈیری فارموں کی سرگرمیوں کو دودھ سے چیزیں تیار کرنے اور انہیں دساور کو بھیجنے تک محدود کر دیا جائے (۹) دودھ سے جو چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ ان کی تیاری کو دوردست دیہاتی علاقوں تک محدود کر دیا جائے۔ (۱۰) پنجاب سے بمبئی اور کلکتہ کو دودھ کے لئے جو مویشی بھیجے جاتے ہیں۔ ان کی جگہ پنجاب میں جو خشک دودھ تیار ہوتا ہے۔ وہ باہر بھیج دیا جائے۔ (۱۱) ہندوستان میں مکھن بنانے کو ترک کرنے پر زور دیا جائے۔ اس کے بجائے مکھن نیوزی لینڈ اور دوسرے مستعمرات سے منگایا جائے۔ (۱۲) ان لوگوں کے لئے سستا دودھ مہیا کیا جائے۔ جن کی ضرورت دوسروں پر مقدم ہو۔ (۱۳) گوالوں کی انجمن ہائے امداد باہمی بننی چاہیئے۔ (۱۴) ڈیری کی اشیاء تیار کرنے کے لئے انسٹیٹیوٹ بنائے جائیں۔ (۱۵) جدید طرز کی ڈیریاں شہروں میں قائم کی جائیں۔ اور (۱۶) ڈیری فارم کھولے جائیں۔

دودھ کی مقدار بڑھانے کی تدبیریں

حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کی توجہ ان سفارشوں کی طرف دلائی ہے۔ اور ان تدبیروں کو جلد اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جن پر ابھی تک کافی توجہ نہیں دی گئی۔ بعض صوبوں میں دودھ کے کنٹرول بورڈ قائم کرنے۔ اور ڈیری ڈویلپمنٹ آفیسر مقرر کرنے کی سکیمیں تیار کی جا چکی ہیں۔

لیکن ڈیری ڈائرکٹرز کو باہر سے بلوانے کی تجویز کو منظور نہیں کیا گیا۔ مرکز میں شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل اور شاہی حیواناتی تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ نیز مختلف صوبائی حکومتوں نے دودھ کی بہم رسانی کے مسئلہ کو طے کرنے کی تدبیریں کی ہیں۔ اور مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ کئی صوبوں نے ڈیری کی صنعت کی ترقی کے لئے علیحدہ محکمے کھول دئے ہیں۔ شاہی حیواناتی تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ میں مصنوعی نطفہ اندازی کا انتظام ہندوستان کے حالات کے مطابق تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ اور چند کھیتوں نیز شہری اصطبلوں میں پوری رفتار سے کام شروع ہو گیا ہے۔ جہاں کہیں ممکن ہے۔ صوبوں نے دودھ اور زمین جوتنے کے دوہرے مقاصد کے لئے گائے کو موٹا تازہ کرنے کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ حکومت کی طے شدہ پالیسی یہ ہے کہ شہری اصطبلوں سے مویشیوں کو نکالا جائے۔ اور انہیں زیادہ قدرتی ماحول میں رکھا جائے۔ اور بڑے شہر مثلاً بمبئی۔ مدراس اور کلکتہ میں اس پالیسی کو اختیار کرنے کے لئے خاص کارروائی کی جا رہی ہے۔ جہاں کہیں آبپاشی کی سہولتیں حاصل ہیں۔ اور زمین اور آب و ہوا اس مقصد کے لئے مفید ہے۔ برسیم بوئی جاتی ہے۔ جس جگہ آبپاشی کی سہولتیں موجود ہیں۔ سبز چارہ کی کاشت ہو رہی ہے۔ لیکن اکثر چراگاہیں چارہ کی کاشت کے قابل نہیں۔ مقامی ڈیری والوں کو کم قیمت پر دودھ دوہنے کی بالٹیاں۔ دودھ رکھنے کے برتن اور چھلنیاں وغیرہ مہیا کرنے کے لئے ان سادہ قسم کے برتنوں کی صنعت جنگ کے زمانے میں کافی مضبوط ہو گئی ہے۔ اور اعلیٰ قسم کا سامان تیار کرنے کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ خالص دودھ کے موجودہ قانونی معیار کا دوبارہ جائزہ لینے کے سوال پر شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل اور خوراک کی معیاروں کی کمیٹی غور کر رہی ہے۔ حکومت کی طے شدہ پالیسی یہ ہے۔ کہ دیہاتی علاقوں میں دودھ سے تیار ہونے والی چیزیں بنائی جائیں۔ رپورٹ کی اس تجویز کا کہ ہندوستان میں مکھن نہ بنایا جائے۔ مزید جائزہ لیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ اگر ایسا کیا گیا۔ تو اس سے ڈیری کی صنعت کی ترقی پر برا اثر پڑے گا۔ محکمہ خوراک کی زیر ہدایت جنگ کے آغاز ہی سے کئی بڑے شہروں میں ان لوگوں کو سستے داموں دودھ مہیا کرنے کی اسکیمیں جاری ہیں۔ جن کی ضرورت دوسروں پر مقدم ہے۔ انجمن ہائے امداد باہمی کی شکل میں گوالوں کی تنظیم کے متعلق صوبوں نے ٹھوس اسکیموں پر عمل شروع کر دیا ہے۔ صوبائی اسکیموں میں شہروں میں جدید قسم کی ڈیریاں قائم کرنا بھی شامل ہے۔ مسٹر ہیپرال کی تجویز ہے۔ کہ مویشیوں کے موجودہ چارہ میں اضافہ کی غرض سے انہیں مچھلیاں بھی کھلانے کے تجربے کئے جائیں۔ ہندوستان میں جو مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ وہ انسانوں کے کھانے کے لئے ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ مویشیوں کے چارہ کے لئے نہیں مل سکتی۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۲۶۲۔ منکہ محمد افضل ولد میاں محمد عبد اللہ صاحب۔ قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سنگوسے ڈاکخانہ چند کے چجال ضلع سیالکوٹ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ -/۵۴ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد افضل ۳۳۶ موٹر ڈرائیور دی آر دی وہیکل ڈیپارٹمنٹ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد حاجی اللہ بخش سکرٹری مال۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ع ۹۲۶۴۔ منکہ محمد شریف ولد حامد علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن کھارا ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اراضی ۲۸ گھماؤں ایک کنال ہے۔ اس میں سے ۱۴ گھماؤں زمین عوض مبلغ -/۲۹۵۰ میں رہن باقبضہ ہے۔ اور باقی ۱۴ گھماؤں زمین میرے قبضہ میں ہے۔ جس پر کسی قسم کا بار نہیں۔ ایک مکان خام قیمتی -/۲۰۰ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شریف موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسماعیل سیالکوٹی۔ گواہ شد عبد اللہ مہاجر سیالکوٹی۔

ع ۹۲۶۱۔ منکہ محمد ابراہیم ولد صدر الدین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ معلمی عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن میانوالی خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت اراضی ۱۴ کنال کے ۱/۴ حصہ۔ ایک مکان اور حویلی کا ۱/۴ حصہ اور ایک بھینس کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی جائیداد کی قیمت اس وقت -/۱۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ -/۱۳۰۰ روپے کی گروی زمین کے ۱/۴ حصہ کا حصہ دار ہوں۔ لیکن اس جائیداد پر -/۵۷۵ روپے کا قرضہ ہے۔ میرا گذارہ تنخواہ پر ہے۔ جو مع الاؤنس -/۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد میں زیادتی ہو۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد ابراہیم موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد شریف سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد میاں خدا بخش پریذیڈنٹ۔

ع ۹۲۵۸۔ منکہ فضیلت بیگم بیوہ بابو نور محمد صاحب مرحوم قوم آرائیں عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۱۷ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا ایک سکنی مکان مظفر نگر صوبہ یو۔پی میں ہے۔ جس میں میرا شرعی حصہ ۱/۶ بنتا ہے۔ موجودہ ریٹ کے لحاظ سے اس کی قیمت -/۲۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں نے بطور ضمانت اپنے لڑکے کے دستخط نیچے کرا دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے لڑکے نذیر محمد صاحب حال ڈیرہ اسماعیل خاں کی طرف سے مبلغ دس روپے خرچ کے لئے ملتے ہیں۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ ماہ بماہ ایک روپیہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مذکورہ بالا جائیداد اور آمد کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کی۔ تو میری یہ وصیت ۱/۳ حصہ پر بھی حاوی ہوگی۔ الامۃ فضیلت بیگم محلہ دارالبرکات برمکان مولوی خورشید احمد مولوی فاضل۔ گواہ شد مستری نذیر محمد حقیقی پسر موصیہ۔ گواہ شد چراغ دین مبلغ سرحد۔

ع ۹۲۵۷۔ منکہ رحیم بی بی زوجہ جلال دین صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت یکصد روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ایک جوڑہ چاندی کی چوڑیاں وزنی ۱۵ تولے اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ:۔ رحیم بی بی نشان انگوٹھا۔
گواہ شد جلال دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد بشیر احمد کاتب موصی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا موصی و صحابی۔

ع ۹۲۵۹۔ منکہ مرزا محمد سرور ولد میاں محمد اشرف صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت تنخواہ -/۵۰ روپیہ ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ مرزا محمد سرور موصی قادیان
گواہ شد عطاء اللہ خاں بی۔اے دارالفضل
گواہ شد:۔ محمد انور دارالرحمت۔

نمبر ۹۲۵۱:- منکہ حاجی مستری فتح محمد ولد مستری دلی محمد صاحب قوم ہمبر لوہار پیشہ بیکاری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن میانوالی خانووالی ڈاکخانہ کھو کھر والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۲۱ کنال بلا شرکت غیرے قیمتی ۱۰۰۰/- امکان قیمتی ۵۰۰/- نقد ۱۶۰/- ہے۔ ایک بھینس قیمتی ۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کا مالک ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: حاجی مستری فتح موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- حاجی مستری محمد عبد اللہ۔ گواہ شد:- محمد شریف سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۲۵۲:- منکہ جواہر ولد بابا سیلبس قوم ماشکی پیشہ بیکاری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن احمد آباد گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۱-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد صرف ۲ کنال زمین واقع احمد آباد گھٹیالیاں بلا شرکت غیری ہے۔ اسکی قیمت ۲۰۰/- روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اسکی اطلاع دیتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: جواہر ماشکی موصی۔ گواہ شد:- رحمت علی۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۶ رفروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں جنگی سیکرٹری مسٹر میسن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ جنگ کے دوران میں ہندوستانی بری فوج کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۲۰ لاکھ ۵۳ ہزار تھی۔ ہوائی فوج کے سپاہیوں کی تعداد ۳۲۹۱۷ اور بحری فوج کے سپاہیوں کی تعداد ۲۹۸۲۰ تھی۔ ماہ مئی تک ۶ لاکھ سپاہیوں کو فوج سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں وار سکرٹری نے کہا۔ کہ آزاد ہند فوج کے ۲۰ ہزار فوجی ممبروں میں ۱۲ ہزار ہندو۔ پانچ ہزار مسلمان اور ۳ ہزار سکھ اور دوسرے فرقوں کے آدمی تھے۔

طہران ۲۶ رفروری۔ جریدہ "اطلاعات طہران" نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ ۶ سو جمہوریت پسند توپوں اور مشین گنوں سے مسلح ہو کر استرا سے پہلوی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ (پہلوی استرا سے ۷۵ میل اور طہران سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) جمہوریت پسندوں نے ساحل کاسپین پر مرگن روڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

حافہ ۲۶ رفروری۔ حافہ کی عرب لیبر کانفرنس کی ایگزیکٹو کونسل نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے تحقیقاتی کمشن کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس عرب کی نئی انتہا پسند انجمنوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

لاہور ۲۶ رفروری۔ سونا ...۔۔ ۸۵ روپے پونڈ ...۔۔ ۶۰ روپے۔ چاندی ...۔۔ ۱۴۳

سونا امرتسر ۔۔ ۱۲۔ ۷۸ روپے۔

نئی دہلی ۲۶ رفروری۔ آج صبح کیپٹن برہان الدین کو بذریعہ طیارہ دہلی چھاؤنی سے کسی نامعلوم مقام کو بھیج دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۶ رفروری۔ نواب صدیق علی خاں (مسلم لیگ) نے مرکزی اسمبلی میں تین کروڑ ۷۴ لاکھ روپوں کی تخفیف پیش کی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ ریلوے کو سڑکوں پر بسیں چلانے کے اخراجات نہ دیئے جائیں۔ نواب صدیق خاں نے کہا۔ کہ ریلوے ان لوگوں کے مفادات کا تحفظ نہیں کر سکی۔ جو مختلف صوبوں میں بسیں چلا رہے ہیں۔ سر ایڈورڈ بنتھل نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ ایک سال کے عرصہ میں قریباً پانچ سو بسیں تیار ہو چکی ہیں۔ رائے شماری پر نواب صدیق علی خاں کی تحریک ۳۶ کے مقابلہ میں ۶۶ آراء سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۲۶ رفروری۔ حکومت پنجاب نے چاول اور دھان کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں لے جانے کی پابندی منسوخ کر دی ہے۔

لنڈن ۲۶ رفروری۔ برطانیہ اور روس کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے مستقبل قریب میں سٹالن اور چرچل کی ملاقات متوقع ہے۔

بمبئی ۲۶ فروری۔ جنوبی کمانڈ کے ہیڈ کوارٹر نے آج دوپہر کے ایک بجے اعلان جاری کیا۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ رائل انڈین نیوی کے جہازوں اور ساحلی اڈوں میں سارے کا سارا اسلحہ اور گولہ بارود کا سامان صحیح وسلامت موجود ہے۔ کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ مجموعی حیثیت سے بحری جوانوں کا طرز عمل نہایت عمدہ ہے۔

یروشلم ۲۶ فروری۔ گذشتہ شب ایک ریلوے سٹیشن کے قریب ایک فوجی کیمپ میں متعدد دھماکے ہوئے۔ ان دھماکوں کے بعد آگ بھڑک اٹھی۔ یہ جگہ تل ابیب کے شمال مشرق میں واقع ہے۔

لاہور ۲۶ فروری۔ تشکیل وزارت کے سلسلے میں پنجاب اسمبلی کی تمام سیاسی پارٹیوں نے آج جوڑ توڑ کی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے اکابر ایک طرف اکالیوں کے ساتھ اور دوسری طرف اسمبلی کے اچھوت ممبروں کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اکالی صرف اسی جماعت کے ساتھ اشتراک عمل پر آمادہ ہو سکیں گے جو اکالی پارٹی کے علاوہ کسی دوسری جماعت کو سکھوں کا نمائندہ تصور نہ کرے۔ نیز سرکاری محکموں میں سکھوں کا تناسب ۲۵ فیصدی ہو اور جھٹکہ کو حلال کا درجہ مل جائے۔ اگر مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ کیا تو اکالی آزاد پنجاب کا مطالبہ منوانے پر اصرار کریں گے۔ آج کانگرسی لیڈر بھی اکالیوں سے بات چیت کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کے دو ہندو جاٹ ممبر مسلم لیگی اکابر کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ مسلم لیگی حلقوں میں دعویٰ کیساتھ کہا جاتا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کے بعض ایم۔ ایل۔ اے صاحبان مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔ اخباری نمائندہ سے نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب نے کہا۔ صوبہ پنجاب کے عوامی مفاد کے

[illegible]

لنڈن ۲۷ فروری۔ کل "ڈیلی ٹائمز" نے برطانوی وزارتی وفد کے ہندوستان جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ کہ اب جبکہ وفد ہندوستان جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہندوستانی لیڈروں کا فرض ہے۔ کہ وہ سازگار ماحول اور موافق فضا پیدا کریں۔ اور لوگوں کی بے صبری کو قابو میں رکھیں۔

کراچی ۲۷ فروری کل شام میونسپل کارپوریشن کے ایک جلسہ میں ان لوگوں سے اظہار ہمدردی کا ریزولیشن پاس کیا گیا۔ جن کے اعزا واقربا مظاہروں کے دوران میں جاں بحق ہوئے۔

بمبئی ۲۷ فروری۔ شہر کی حالت اصلاح پذیر ہو چکی ہے۔ مظاہرین کام پر واپس آ گئے ہیں۔ آمد و رفت بھی شروع ہو گئی ہے۔ مارشل لا کے نفاذ کو نرم کر دیا گیا ہے۔ اور وہ فوجیں جو انسداد فتنہ کے لئے باہر سے منگائی گئی تھیں۔ واپس بھیجی جا رہی ہیں۔ بحری اور فضائی بیڑے کے افسروں کی آج ایک مشاورتی کمیٹی منعقد ہوئی۔ مظاہرین کے ۴۸ سرغنوں کو گرفتار کر کے شہر سے دور کسی نامعلوم جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے بہت جلد تفتیش کا کام شروع کر دیا جائیگا۔

دہلی ۲۷ فروری۔ اب جبکہ ملک کی فضاء مسموم ہو چکی ہے۔ ہر طرف سے ہڑتالوں اور مظاہروں کی آواز کان میں پڑتی ہے۔ محکمہ ڈاک اور تار کے ماتحت عملہ کی کئی یونینوں نے جن کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔ ۱۱ مارچ سے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مطالبات پورے کرنے کے لئے ۵ مارچ تک حکومت کو مہلت دی ہے۔

کولمبو ۲۷ فروری۔ عرصہ جنگ میں غیر ملکی باشندوں کا داخلہ بند کر دیا تھا۔ اب حکومت نے اس اعلان کو منسوخ کر کے داخلہ کی اجازت دے دی ہے۔

چنکنگ ۲۷ فروری چین کے بڑے بڑے شہروں میں سرخ فوجوں کے اخراج کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ سوویٹ روس سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ بہت جلد منچوریا سے روسی فوجیں واپس بلائی جائیں۔

سنگاپور ۲۷ فروری۔ آج سنگاپور میں چار جاپانی مجرموں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ ان کے خلاف چینیوں کو شدید ایذا دہی کے الزامات تھے۔

مدراس ۲۷ رفروری۔ آج گورنر مدراس اپنے عہدہ کا چارج نئے گورنر کو دے کر بذریعہ ہوائی جہاز عازم انگلستان ہونگے۔

دہلی ۲۷ رفروری۔ سر شفاعت احمد جو سابق ہائی کمشنر جنوبی افریقہ کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جنرل سمٹس نے ہندوستانی لیڈروں کی یہ درخواست نامنظور کر دی ہے۔ کہ افریقہ کے ہندوستانیوں کے مطالبات کا فیصلہ کرنے کے لئے ہندوستانی اور افریقی مندوبین کی ایک مشترکہ گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔

قاہرہ ۲۷ رفروری۔ صدر عرب لیگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لیگ کا اگلا جلسہ اواخر ماہ مارچ میں قاہرہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں سارے عرب ممالک مصر کی آزادی کی پوری پوری حمایت کرینگے۔

لاہور ۲۷ رفروری۔ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے آج نواب صاحب ممدوٹ کو بالاتفاق اپنا لیڈر منتخب کر لیا۔ اور سردار شوکت حیات کو ڈپٹی لیڈر

لاہور ۲۷ رفروری۔ صدر کانگرس مولانا آزاد بذریعہ ہوائی جہاز آج لاہور پہنچ گئے۔ آج اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں لیڈر کے انتخاب پر غور کیا گیا۔

امرتسر ۲۷ فروری۔ دیسی کپاس ۔/۱۶ تورییہ خشک ۱۵/۱۲۔ مونگ پھلی ۱۳/۸۔ تل سفید ۲۵/۔۔ گڑ ۱۴/۔۔ انا ۱۶/۔

دہلی ۲۷ فروری۔ ۱۰ مارچ کو جشن فتح کی تقریب پر فوجی نمائش منعقد ہو گی۔

نئی دہلی ۲۷ رفروری۔ مسلم لیگ اور کانگرس کی طرف سے سرکاری جشن فتح منائے جانے کے خلاف متحدہ محاذ پیش کرنے کی سعی عمل میں آ رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دونوں پارٹیاں جشن کا مقاطعہ کریں گی۔

لاہور ۲۷ رفروری۔ آج کیپٹن برہان الدین کی سزا کے خلاف طلبا نے ناراضی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مال روڈ پر گورنر پنجاب کی کار کو روک لیا۔ اور اس پر پتھر پھینکے۔ جس سے کار کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ یونین جیک اتار لیا گیا۔ محافظ سپاہی فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ مگر طالب علموں کے ایک لیڈر کے پہنچ جانے کی وجہ سے بیچ بچاؤ ہو گیا۔ طالب علموں نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں پتھر پھینکنے والے طالب علموں کی مذمت کی گئی۔